القول الأقوم بأن عبد القادر الغوث الاعظم

شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

''غوثِ اعظم'' کہنے پر غیر مقلدین کے بے بنیاد اعتراضات کا

مسکت و دندان شکن جواب

بنام

لقبِ غوثِ اعظم

دلائل کی روشنی میں

از

معراج علی مرکزی

القول الأقوم بأن عبد القادر الغوث الاعظم

شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو

”غوث اعظم“ کہنے پر غیر مقلدین کے بے بنیاد اعتراضات کا مسکت

و دندان شکن جواب

بنام

لقب غوث اعظم

دلائل کی روشنی میں

از

معراج علی مرکزی

ناشر

سنی پبلی کیشنز، دہلی

نام کتاب: لقب غوث اعظم دلائل کی روشنی میں

تالیف : معراج علی مرکزی

نظر ثانی : حضرت مولانا عطاء النبی حسینی مصباحی صاحب قبلہ
(استاذ جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف)

تقدیم : حضرت علامہ مفتی عبد الخبیر مصباحی صاحب قبلہ
(صدر المدرسین دار العلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر، یوپی)

کمپوزنگ : مولانا محمد رفیق نظامی سبحانی
(استاذ دار العلوم محبوب سبحانی، کرلا، ممبئی)

پروف ریڈنگ : حضرت علامہ محمد افضال حسین نقشبندی مجددی
(مدرس جامعہ سیدنا امام اعظم، سانگلہ ہل، پنجاب)

سنِ اشاعت: ۲۰۲۲/ ۱۴۴۳

ناشر : سنی پبلی کیشنز، دہلی

﴿شرف انتساب﴾

قطب الأقطاب، امام الأفراد، غوث الأغواث، غوث الثقلین، غوث اعظم، محبوب سبحانی سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ عالیہ میں پیش کرتا ہوں

سکر کے جوش میں جو ہیں وہ تجھے کیا جانیں
خضر کے ہوش سے پوچھے کوئی رتبہ تیرا

معراج علی مرکزی

فہرست

عنوانات **صفحہ نمبر**

سخنِ دل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قطبِ ربانی ،محبوب سبحانی ،شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی ذات محتاجِ تعارف نہیں۔آپ کی عظمت کا اہلِ ظاہر واہلِ باطن سب نے اعتراف کیا ہے۔زمانۂ قدیم سے آپ کو علماے اسلام ،فقہاے عظام واولیاے کرام نے "غوث اعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے مگر دورِ حاضر میں نام نہاد اہل حدیث (غیر مقلدین) ودیابنہ اس لقب کو لے کر واویلا مچاتے نظر آتے ہیں۔راقم نے علماے امت واولیاے کرام کی کتابوں سے تلاش کیا کہ کس کس نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم ،غوث الثقلین وغیرہ کے القاب سے یاد کیا ہے جو آپ کے سامنے پیش ہے۔

راقم اپنے ان تمام محسنین کا شکر گزار ہے جنہوں نے اس کارِ خیر میں اپنا تعاون پیش کیا ۔بالخصوص مرہونِ منت ہوں حضرت مولانا عطاء النبی حسینی مصباحی (استاذ جامعۃ المدینہ فیضان رضا، بریلی شریف) کا جنہوں نے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب پر نظر ثانی فرمائی۔

بعدہ شکر گزار ہوں حضرت علامہ مفتی عبدالخبیر اشرفی مصباحی صاحب قبلہ (صدر المدرسین دارالعلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر) کا جنہوں نے مقدمہ تحریر فرما کر کتاب کو سندِ اعتبار بخشا۔

بعدہ سراپا سپاس ہوں حضرت مولانا افضال حسین نقشبندی مجددی صاحب

قبلہ (استاذ جامعہ سیدنا امام اعظم، سانگلہ ہل) کا جنہوں نے کتاب کی پروف ریڈنگ کی نیز حضرت مولانا رفیق نظامی سبحانی صاحب قبلہ کا مشکور ہوں جنہوں نے کتاب کی کمپوزنگ کے فرائض انجام دیے۔ بالخصوص سید نصیف قادری صاحب قبلہ (بنگلور) کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے طباعت کے اخراجات اٹھائے۔ اللہ رب العزت تمام معاونین کو اپنی شانِ کریمی کے مطابق جزائے خیر عطا فرمائے۔

اخیر میں قارئین سے درخواست ہے کہ راقم کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں اور کتاب میں کوئی شرعی غلطی نظر آئے تو تنقید کے بجائے ازراہِ اصلاح مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کی تصحیح کی جاسکے۔

طالبِ دعا:

معراج علی مرکزی

(نارائن نگر، گھاٹ کوپر، ممبئی)

موبائل: 9768720277

مقدمہ

استاذ الاساتذہ، ادیب شہیر، حضرت علامہ مفتی
عبد الخبیر اشرفی مصباحی
صدر المدرسین دار العلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انسان کا ایک اصلی نام ہوتا ہے، یہ نام بعد پیدائش عمومًا اس کے والدین یا قریبی رشتے دار دیتے ہیں، اس کے علاوہ دوسرے نام خطاب، لقب، عرف اور کنیت کہلاتے ہیں۔ خطاب حکومت کی طرف سے یا کسی عظیم ذات کی طرف سے عزت افزائی کے طور پر دیا جاتا ہے۔ لقب ایک وصفی نام ہے جو کسی صفت کی وجہ سے عوام وخواص میں مشہور ہو جاتا ہے۔ اصلی نام میں معنیٔ لفظ کا لحاظ ضروری نہیں ہوتا۔ لقب میں معنیٔ لفظ کی رعایت ہوتی ہے اور خطاب میں خدمات کی سراہنا کی جاتی ہے۔ لقب دو طرح کے ہوتے ہیں [1] تشریفی [2] تحقیری۔ لقب تشریفی کسی اچھی خوبی اور نیک خصلت کو اجاگر کرتا ہے جیسے امرا و سلاطین اور علما و مشائخین کے القابات: رشید، مامون، زین العابدین، اعلی حضرت وغیرہ۔ لقب تحقیری کسی بری عادت وخصلت کو ظاہر کرتا ہے جیسے بُرے اور بگڑے اشخاص کے القابات: ابوجہل، ابولہب وغیرہ۔

مذہب اسلام اہل ایمان کے برے القابات کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ حمایت نہیں کرتا۔ قرآن شریف میں ہے: ”یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ-وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ-بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ-وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ“۔ اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور نہ عورتیں عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسے

والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو، اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہوکر فاسق کہلانا، اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں''۔(سورۂ حجرات: آیت ۱۱، ترجمۂ کنزالایمان)

اس آیت کریمہ کے ذیل میں صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مرادآبادی نے لکھا ہے:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ :اگرکسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو، اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نہی میں داخل اور ممنوع ہے۔بعض علماء نے فرمایا کہ : کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔بعض علماء نے فرمایا کہ :اس سے وہ القاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے القاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عتیق اور حضرت عمر کا فاروق اور حضرت عثمانِ غنی کا ذوالنورین اور حضرت علی کا ابوتراب اور حضرت خالد کا سیف اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور جو القاب بمنزلۂ عَلَم ہوگئے اور صاحبِ القاب کو ناگوار نہیں وہ القاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اعمش، اعرج''۔

اللہ عزوجل نے اپنے مخصوص بندوں کو قرآن کریم میں اچھے القابات سے یاد فرمایا ہے۔رسول کریم ﷺ کے القابات ''رحمۃ اللعالمین، مزمل، مدثر وغیرہ پر قرآن کریم ناطق ہے۔

بعض القابات، اصلی نام سے زیادہ مشہور ہوتے ہیں اور بعض اصلی نام سے کم مشہور ہوتے ہیں۔اصلی نام سے زیادہ مشہور القابات کا استعمال نام سے پہلے اور نام کے بعد دونوں طرح کیا جاسکتا ہے۔قرآن شریف میں ہے: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''۔محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔(سورۂ فتح، آیت ۲۹)

ایک دوسری آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے: ''اِنَّمَا الْمَسِیْحُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَ کَلِمَتُہٗ۔''مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا، اللہ کا رسول ہی ہے اور اس کا ایک کلمہ۔(سورۂ نساء، آیت ۱۷۱)

رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو عمدہ القابات سے یاد فرمایا ہے۔اپنے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ''اسد اللہ''، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ''ابوتراب''، حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ''سیدۃ نساء العالمین'' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ''سیف اللہ'' حضرات حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو ''سیدا شباب اہل الجنۃ''، وغیرہ کثیر صحابۂ کرام کو آپ ﷺ نے اپنی مبارک زبان سے القابات عطا فرمائے۔

لقب کے لیے کوئی ضروری نہیں کہ حیات ہی میں دیا جائے، بعد وفات بھی لقب دیا جاسکتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعض صحابہ کو بعد وفات القابات عطا فرمائے ہیں۔چنانچہ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی شہادت جنگ موتہ میں ہوئی، اس جنگ میں آپ کے دونوں بازکٹ گئے تھے۔اللہ کے رسول ﷺ نے آپ کو بعد شہادت ''ذوالجناحین'' کا لقب عطا فرمایا۔حدیث شریف میں ہے: ''قال رسول اللہ ﷺ: ''استغفروا لاخیکم فانہ شھید، وقد دخل الجنۃ وھو یطیر فی الجنۃ بجناحین من یاقوت حیث یشاء من الجنۃ''-اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو، وہ شہید ہوئے، جنت میں داخل ہوئے، اپنے دونوں یاقوتی پروں سے جنت میں جہاں چاہے اڑتے پھرتے ہیں۔(رواہ ابن ماجہ عن سعید المسیّب)

اچھے القابات انسانی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔ان سے تابانی آتی ہے۔شخصیت کی پہچان ہوتی ہے۔اسلاف کرام میں القابات کے استعمال میں احتیاط پائی جاتی تھی۔وہ معنیٔ القاب کے مصداق کے بغیر کسی کے لیے کوئی لقب استعمال نہیں فرماتے تھے۔اگر کسی نے کوئی لقب استعمال کرلیا تو صاحب لقب اسے منع کردیا کرتے تھے۔خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ حضرت علامہ حکیم امجد علی قادری گھوسوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

''ایسے نام جن میں تزکیہ نفس اور خودستائی نکلتی ہے، ان کو بھی حضور اقدس ﷺ نے بدل ڈالا، برہ کا نام زینب رکھا اور فرمایا کہ: ''اپنے نفس کا تزکیہ نہ

کرو"۔ شمس الدین، زین الدین، محی الدین، فخر الدین، نصیر الدین، سراج الدین، نظام الدین، قطب الدین وغیرہا اسما جن کے اندر خود ستائی اور بڑی زبردست تعریف پائی جاتی ہے نہیں رکھنے چاہیے۔ رہا یہ کہ بزرگانِ دین وائمہ سابقین کو ان ناموں سے یاد کیا جاتا ہے تو یہ جاننا چاہیے کہ ان حضرات کے نام یہ نہ تھے بلکہ یہ ان کے القاب ہیں کہ جب وہ حضرات مراتب علیّہ اور مناصب جلیلہ پر فائز ہوئے تو مسلمانوں نے ان کو اس طرح کہا اور یہاں ایک جاہل اور ان پڑھ جو ابھی پیدا ہوا اور اس نے دین کی ابھی کوئی خدمت نہیں کی اتنے بڑے بڑے الفاظ فخیمہ سے یاد کیا جانے لگا۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالیٰ باوجود اس جلالت شان کے ان کو اگر محی الدین کہا جاتا تو انکار فرماتے اور کہتے کہ جو مجھے محی الدین نام سے بلائے اس کو میری طرف سے اجازت نہیں"۔ (بہار شریعت، حصہ 16، ص604: دعوت اسلامی)

لقب یا خطاب کا حق دار ہونا آسان نہیں ہوتا، اس کے لیے مشکلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ آبلہ پائی کرنی پڑتی ہے۔ جدوجہد اور جگر کاوی سے کام لینا پڑتا ہے۔ محدث اعظم ہند مولانا سید محمد اشرفی جیلانی لکھتے ہیں:

"شاہی خطاب کیا چیز ہے؟ اس کو خان بہادر، راجہ صاحب، رائے صاحب، رانا صاحب وغیرہ سے پوچھو کہ دو دو حرفوں پر کتنی قربانیاں کرنی پڑی ہیں۔ ہم اُن لوگوں کو جانتے ہیں جو صاحب بہادر کی جوتیاں (بوٹ) اس امید پر صاف کر رہے ہیں کہ خاک نعلین کا اثر سے ہم بھی بے جنگ کے بہادر ہو جائیں گے۔۔۔ ایک رئیس کا خطاب پانے کو تو 'نواب' کا خطاب پا گیا مگر پاتے پاتے صعوبت سفر اور پیچیدگی راہ کے سبب سے یہ خطاب دم چھلا لئے ہوئے ملا، اور لوگ اُس کو **نواب بے ملک** کہنے لگے۔ یہ تو چند روزہ دنیا کی برائے نام عزت پر مر مٹنے والوں کے خطابوں کا حال ہے جس کا نہ عالم روحانی میں اعزاز نہ جس کا جنت میں گذر ہے اور نہ جس کی قوی افراد میں قدر و منزلت ہے۔۔۔ لیکن کچھ ایسے بھی خطابات ہیں جن پر دنیا کی تمام عزتیں نچھاور ہیں اور جو بجائے خود تاریخ کی مبسوط کتابیں ہیں۔ وہ عالم روحانی کے عطا کردہ خطابات ہیں جن کے احترام کا پھریرا فرش

سے عرش تک اُڑ رہا ہے۔ یہ خطابات باہمی حفظ مراتب کے پورے ضامن ہوتے ہیں اور شجر و حجر کی زبان ایسے خطاب یافتوں کی ثنا خوانی کرتی ہے۔

(ماہنامہ اشرفی، جلد 2، شمارہ نمبر 12؛ جمادی الاول 1343ھ/ دسمبر 1924ء—قسط دوم—ملخصاً)

شیخ الشیوخ، پیران پیر حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مشہور و معروف لقب ”غوث اعظم“ روحانی لقب ہے—اس لقب کا پھریرا ابھی فرش تا عرش اڑ رہا ہے۔ اس کو لے کر غیر مقلدین نے بڑا واویلا مچا رکھا ہے۔ اس کو ناجائز قرار دینے میں سرتاپا پسینہ بہا رہے ہیں۔ حضرت مولانا معراج علی مرکزی صاحب قبلہ نے بڑی عرق ریزی اور جگر کاوی کر کے علما و مشائخ کے اقوال سے اس کا جواز ثابت کیا ہے۔ قرآنی آیات اور احادیث بینات سے بھی استدلال کیا ہے۔ کتاب کی جمع و ترتیب سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولانا موصوف محنت و لگن کا جذبہ رکھتے ہیں، شعائر اہل سنت سے واقفیت اور ان سے وابستگی کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں، از یں قبل ان کی چند قلمی کاوشیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ مولانا موصوف اپنا علمی و تحقیقی سفر جاری رکھیں گے۔

عبد الخبیر اشرفی مصباحی
خادم طلبہ و مدرسین و خادم علم حدیث و فقہ
دار العلوم عربیہ اہل سنت منظر اسلام، التفات گنج، امبیڈکر نگر
15/ مارچ 2022ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلّی علی رسولہ الکریم

دور حاضر میں نام نہاد اہل حدیث (غیر مقلدین) یہ شور مچاتے نظر آتے ہیں کہ ''غوث اعظم'' صرف اللہ ہے۔ کسی بندے کو غوث اعظم، غوث الثقلین، غوث صمدانی وغیرہ کہنا شرک ہے اس لیے کہ غوث کا معنی فریادرس ہے اور اللہ کے سوا کوئی فریادرس نہیں۔ حالاں کہ ''غوث اعظم'' بالاتفاق شہنشاہِ بغداد شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔ اس کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کے اسماے مبارکہ توقیفی ہیں جس کی تعیین میں بندوں کی عقل وقیاس کو دخل نہیں ہے بلکہ قرآن وحدیث میں جو اسماے الٰہیہ آئے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان ناموں سے ہی یاد کیا جائے گا یا پھر علماے کرام نے کسی نام کے استعمال کی اجازت دی ہو، اور آج تک کسی نے اس لفظ کا استعمال اللہ ربّ العزت کے لیے نہیں کیا۔ اللہ رب العزت کے اسمائے مبارکہ میں نہ کہیں ''غوث اعظم'' مذکور ہے اور نہ ہی کتاب وسنت میں اللہ رب العزت کے لیے اس کا استعمال آیا ہے۔

(۲) اس بات کو بھی ذہن نشیں رکھنا چاہیے کہ غوث اعظم یا اس طرح کے القاب کا استعمال بندوں کے لیے کیا جاتا ہے تو کسی بھی مسلمان کے وہم و گمان میں کبھی بھی یہ معنی نہیں ہوتا ہے کہ معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ کہ فلاں اللہ تعالیٰ سے بھی بڑا مددگار ہے لہذا سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس لحاظ سے ''غوث اعظم'' کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے زمانے اور بعد کے زمانے کے سارے اولیا کے سردار ہیں۔ سارے اغواث واقطاب کے آپ مرجع ہیں۔

(۳) تعاملِ امت اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی

رضی اللہ عنہ غوث اعظم ہیں۔

مگر نام نہاد اہل حدیث (غیر مقلدین) ماننے کو تیار نہیں، وہ ''غوث اعظم'' کہنے کو شرک کہتے ہیں اور کہنے والوں کو مشرک۔ چنانچہ مولوی محمد ادریس فاروقی لکھتا ہے:

''غوث کے معنی ہیں ''فریادرس'' اور داتا کے معنی ہیں ''دینے والا''۔ ظاہر ہے یہ دونوں اوصاف اللہ تعالی کے ہیں لہذا اللہ تعالی کے علاوہ نہ کوئی غوث ہے نہ فریادرس۔ مخلوق میں سے کسی اور کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا جائز نہیں۔''(۱)

اسی طرح ایک اہل حدیث محقق مولوی صادق سیالکوٹی لکھتا ہے:

''اللہ کے سوا کوئی غوث یعنی فریادرس نہیں، دستگیر نہیں، حاجت روا مشکل کشا نہیں۔''(۲)

ایک اور کتاب میں مولوی صادق سیالکوٹی لکھتا ہے:

''خدا کے سوا کوئی غوث نہیں۔''(۳)

ایک اور اہل حدیث ڈاکٹر شمس الدین سلفی افغانی (بانی جامعہ اثریہ، پشاور) لکھتے ہیں:

"ومن اعتقد أن الجيلاني غوث أعظم يسمع نداء المستغيثين به ،فعقيدته تخالف الإسلام ،وتجر إلى الشرك ،والغوث الأعظم هو الله۔"(۴)

(۱) استادِ پنجاب، ص ۷۴، مسلم پبلی کیشنز، سوہدرہ، گوجرانوالہ

(۲) سبیل الرسول، ص ۸۸، نعمانی کتب خانہ، لاہور

(۳) ارشاداتِ شیخ عبد القادر، ص ۲۳، مکتبہ نعمانیہ، گوجرانوالہ

(۴) جهود علماء الحنفية في إبطال عقائد القبورية، ج ۱، ص ۸۷۳، دار الصميعي، الرياض

یعنی جو یہ عقیدہ رکھے کہ شیخ عبد القادر جیلانی غوث اعظم ہیں اپنے پکارنے والوں کی پکار سنتے ہیں اس کا عقیدہ اسلام کے خلاف ہے اور منجر اِلی الشرک ہے، اورغوث اعظم صرف اللہ ہے۔

حالاں کہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ حقیقت ومجاز کا فرق موجود ہے۔ اللہ رب العزت حقیقی ''مددگار'' ہے اور اللہ کے ولی مجازی یعنی اللہ کی عطا سے ''غوث یعنی مددگار'' ہیں۔

لفظِ غوث کا لغوی معنی

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ ''غوث'' کا لغوی معنی کیا ہے؟

امام راغب اصفہانی لفظ غوث کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''الغوث يقال في النصرة ،والغيث في المطر ،واستغثته : طلبت الغوث أو الغيث۔ ''(۱)

یعنی غوث کا معنی مددگار اور غیث کا معنی بارش ہے۔ استغاثہ کا معنی مدد طلب کرنا یا بارش طلب کرنا۔

غیر اللہ سے مدد قرآن کریم کی روشنی میں

اب ذرا دیکھتے ہیں کہ قران مجید و احادیث طیبہ میں غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہے یا نہیں؟ قرآن مجید میں اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے :

''فَاسۡتَغَاثَهُ الَّذِیۡ مِنۡ شِیۡعَتِهٖ۔ ''(۲)

ترجمہ: تو وہ جو اس کے گروہ میں سے تھا اس نے موسی سے مدد مانگی۔

---

(۱) مفردات الفاظ القرآن، ص ۶۱۷، دار القلم، دمشق

(۲) پارہ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۱۵

درج بالا آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت قرآن مجید میں موجود ہے۔ اور وہ بھی لفظِ استغاثہ سے جو کہ لفظ غوث ہی کے مشتقات میں سے ہے۔ ورنہ دیگر الفاظ سے بھی غیر اللہ سے مدد کی تعلیم قرآن کریم میں موجود ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوۃ"۔(۱)

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

غیر اللہ سے مدد احادیث کریمہ کی روشنی میں

اب ذرا دیکھتے ہیں کہ کیا احادیث طیبہ میں غیر اللہ سے مدد مانگنے کا ثبوت موجود ہے یا نہیں؟ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إن الشمس تدنو يوم القيامة حتى يبلغ العرق نصف الأذن، فبيناهم كذلك استغاثوا بآدم ثم بموسى ثم بمحمد ﷺ"۔(۲)

یعنی قیامت کے روز سورج قریب آجائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی حرارت کی وجہ سے پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا پس اسی اثناء میں لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ کریں گے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر حضرت محمد مصطفی ﷺ سے استغاثہ کریں گے۔

اب ذرا دیکھتے ہیں کہ احادیث طیبہ سے غیر اللہ کو "غوث" کہنا ثابت ہے

(۱) پارہ ۲، سورۃ البقرۃ، آیت ۱۵۳

(۲) صحیح البخاری، کتاب الزکاۃ، باب من سأل الناس تکثراً، ص ۳۵۹، رقم ۱۴۷۵، دار ابن کثیر، دمشق بیروت

یا نہیں؟

احادیث طیبہ میں غیر اللہ کے لیے لفظ غوث کا استعمال

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے غیر اللہ سے مدد کا ثبوت اظہر من الشمس ہے۔اب ذیل میں چند احادیث کریمہ پیش کی جاتی ہیں جن میں غیر اللہ کے لیے لفظ "غوث" کا استعمال ہوا ہے چناں چہ:

(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں قحط پڑا تو آپ نے مصر میں حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کے نام ایک خط لکھا اوراس خط میں فرمایا :

"سلام ! أما بعد فلعمری یا عمرو ! ما تبالی إذا شبعت أنت ومن معك أن أهلك أنا ومن معی ،فیا غوثاه !ثم یا غوثاه یردده قوله ۔"(۱)

یعنی سلام کے بعد ! اے عمرو ! مجھے اپنی جان کی قسم ! جب تم اور تمہارے ملک والے سیر ہوں تو تمہیں کچھ پرواہ نہیں کہ میں اور میرے ملک والے ہلاک ہوجائیں۔اے فریاد کو پہنچنے والے، اے فریاد کو پہنچنے والے۔اس قول کو بار بار دہرا رہے تھے۔

کچھ تغیرِ الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی روایت

امام حاکم نے المستدرک علی الصحیحین، کتاب الزکاۃ، ج ۱،ص ۵۶۳ ،رقم ۱۴۷۱ ،مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ ، بیروت،

امام بیہقی نے السنن الکبری ، کتاب قسم الفیئ والغنیمۃ ، باب ما یکون للوالی

---

(۱) کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، ج ۱۲،ص ۶۱۴ ، ۶۱۵ ،رقم ۳۵۹۰۶ ،مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت

الأعظم...الخ، ج ٦، ص ٥٧٧، رقم ١٣٠١٦، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ، بیروت،

اور امام ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، جماع أبواب قسم الصدقات ...الخ، باب ذکر الدلیل...الخ، ج ٢، ص ١١٣٨، رقم ٢٣٦٧، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت میں کی ہے۔

حدیث مذکور سے واضح ہو گیا کہ غیر اللہ کو بھی غوث کہنا درست ہے ورنہ صحابی رسول حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی غیر اللہ پر لفظ غوث کا اطلاق نہیں فرماتے۔اس کے باوجود بھی اگر اللہ کے علاوہ کسی اور کو ''غوث'' کہنا شرک ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ پر کیا حکم لگے گا جنہوں نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کو ''غوث'' کہہ کر پکارا۔اگر کوئی یہ کہے کہ جب حضرت عمر نے انہیں پکارا تب وہ زندہ تھے لہذا وفات کے بعد نہیں پکارا جاسکتا۔تو جواباً عرض ہے کہ جو کام شرک ہوتا ہے وہ زندہ کے ساتھ بھی شرک ہوتا ہے اور مردہ کے ساتھ بھی شرک ہوتا ہے۔چناں چہ غیر مقلدین کے معروف عالم وحید الزمان حیدر آبادی لکھتے ہیں :

"من الأعجب ما فرق بعض إخواننا فی هذا بین الأحیاء والأموات وظنّ أن الإستنصار والإستغاثة بالأحیاء فی أمور یقدر علیها العباد لیس بشرك وهو شرك بالأموات فی نفس تلك الأمور وهل هذا إلا سفسطة ظاهرة فإنّ الحی والمیّت سیّآن فی کونهما غیر الله تعالی۔"(١)

یعنی عجیب ترین بات یہ ہے کہ ہمارے کچھ (غیر مقلد) بھائیوں نے اس مسئلہ میں زندوں اور مردوں کا فرق کیا ہے اور گمان کیا ہے کہ وہ امور جو بندوں کی

(١) هدیة المهدی، ج ١، ص ١٨، مطبوعہ ١٣٢٥ھ

قدرت میں ہیں، ان امور میں زندوں سے مانگنا شرک نہیں جب کہ مردوں سے مانگنا شرک ہے حالاں کہ یہ واضح غلطی ہے کیوں کہ غیر اللہ ہونے میں زندہ اورمردہ برابر ہیں۔

(۲) اوراگراب بھی یہی ضد ہو کہ زندہ کو کہنا درست ہے اورمردہ کوغوث کہنا درست نہیں تو لیجیے، ملاحظہ کیجیے امام بیہقی علیہ الرحمہ کی یہ روایت۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابواسحاق قرشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"كان عندنا رجل بالمدينة إذ رأى منكراً لايمكنه أن يغيّره أتى القبر فقال :

أيا قبر النبی وصاحبيه ألا يا غوثنا لو تعلمونا ۔"(۱)

یعنی یہاں مدینہ منورہ میں ہمارے پاس ایک آدمی تھا جب وہ کوئی ایسی برائی دیکھتا جسے وہ اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا تو نبی اکرم ﷺ کی قبر انور کے پاس آتا اور (آپ کی بارگاہ میں) عرض کرتا :

اے (سرور دوعالم) صاحبِ قبر اور آپ کے دونوں رفقا! اے ہمارے مددگار! کاش آپ ہماری حالت زار پر نظر کرم فرمائیں۔

مذکورہ روایت ببانگِ دہل اعلان کررہی ہے کہ غیر اللہ کوبھی غوث کہنا درست اورجائز ہے اگرچہ وہ حیات ظاہری سے ہو یا ظاہری حیات سے نہ ہو۔ ثبوت مذکور کے بعد بھی اگر اللہ کے علاوہ کسی کو "غوث" کہنا شرک ہے تو ابواسحاق قرشی رحمۃ اللہ علیہ پر کیا حکم ہوگا جنہوں نے اس روایت کو بیان کیا اورامام بیہقی رحمۃ اللہ

(۱) شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج والعمرۃ، ج ۳، ص ۴۹۵، رقم ۴۱۷۷، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

علیہ پر کیا حکم ہوگا جنہوں نے اپنی کتاب میں اس روایت کو بغیر کسی انکار کے روایت کیا۔

شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے لقبِ غوث اعظم، غوث الوری، غوث الثقلین وغیرہ اقوال علمائے امت کی روشنی میں

اب آئیے دیکھتے ہیں کہ شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے کس کس نے غوث الوری، غوث الثقلین اور غوث اعظم کا استعمال کیا ہے۔

لقب غوث الوری اور علامہ نور الدین ابوالحسن شطنو فی رحمۃ اللہ علیہ :

علامہ نور الدین ابوالحسن شطنو فی (متوفی ۷۱۳ھ) شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق فرماتے ہیں :

"غوث الوری غیث الندی نور الھدی بدر الدجی شمس الضحی بل أنور ۔"(۱)

یعنی آپ مخلوق کے فریادرس، بارانِ جود اور نورِ ہدایت ہیں۔ آپ ظلمتوں کے لیے بدرِ منیر، آفتابِ نصف النہار بلکہ اس سے بھی تابندہ تر ہیں۔

لقب غوث الوری اور امام عبد اللہ بن اسعد یافعی رحمۃ اللہ علیہ :

امام عبد اللہ بن اسعد یافعی (متوفی ۷۶۸ھ) شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے متعلق یہی شعر نقل فرماتے ہیں :

---

(۱) بھجۃ الاسرار، ذکر وعظہ رضی اللہ عنہ، ص ۱۷۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

"غوث الوری غیث الندی نور الهدی بدر الدجی شمس الضحی بل أنور ۔"(۱)

امام یافعی نے اپنی دوسری کتاب میں یوں عنوان قائم فرمایا :

"من أقوال قطب الأقطاب وغوث الأغواث سیدی عبدالقادر الجیلانی قدس سرہ ۔"(۲)

لقب غوث الزمان اور مخدوم جہانیاں جہاں گشت :

مخدوم سید جلال الدین سہروردی عرف مخدوم جہانیاں جہاں گشت (متوفی ۷۸۵ھ) فرماتے ہیں :

"قطب الاقطاب غوث الزمان أبی محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ۔"(۳)

لقب غوث الثقلین اور سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی :

حضرت مخدوم اشرف سمنانی رضی اللہ تعالی عنہ (متوفی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں :

"در طبقات الصوفیہ دیدہ ام کہ حضرت غوث الثقلین تصرف از حیات در ممات بیشتر است ۔"(۴)

یعنی میں نے طبقات الصوفیہ میں دیکھا ہے کہ حضرت غوث الثقلین (شیخ عبدالقادر جیلانی) کا تصرف ممات میں حیات سے زیادہ ہے ۔

---

(۱) مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان، ج ۳، ص ۲۶۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) خلاصۃ المفاخر فی أخبار الشیخ عبدالقادر، ص ۲۰۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) تحفۃ السرائر ملفوظات مخدوم جہانیاں جہاں گشت، فارسی، ص ۷۴، قلمی

(۴) لطائف اشرفی، فارسی، حصہ اول، لطیفہ ۲، ص ۴۷، ۴۸، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی

ایک مقام پر فرماتے ہیں :

''از حضرت غوث الثقلین نقل میکنند **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔**''(۱)

یعنی **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** کا قول علماے کرام حضرت غوث الثقلین سے نقل فرماتے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''چنانکہ غوث الثقلین حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی از دعاء غوث بشرف ایں منصب مشرف شد۔''(۲)

یعنی چناں چہ غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ ایک غوث کی دعا سے اس منصب سے مشرف ہوئے۔

اس کے علاوہ متعدد مقامات پر آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقب غوث صمدانی اور شعیب بن جلال منیری :

مخدوم شعیب بن جلال منیری فردوسی (متوفی ۸۲۴ھ) لکھتے ہیں :

''حضرت محبوب سبحانی غوث الصمدانی قطب الربانی شیخ عبدالقادر گیلانی۔''(۳)

لقب غوث اعظم اور خواجہ بندہ نواز گیسو دراز گلبرگوی :

---

(۱) لطائف اشرفی، فارسی، حصہ اول، لطیفہ ۲، ص ۴۸، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی

(۲) لطائف اشرفی، فارسی، حصہ اول، لطیفہ ۴، ص ۱۰۱، مکتبہ سمنانی، فردوس کالونی، کراچی

(۳) مناقب الاصفیاء، فارسی، ص ۸۷، مطبع نور الآفاق، کلکتہ

حضرت سید محمد حسینی گیسودراز چشتی (متوفی ۸۲۵ھ) نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ننانوے (۹۹) نام تصنیف فرمائے ہیں، ان ناموں میں لکھتے ہیں :

"یاباز الأشهب یافارج الکرب یاغوث الأعظم یاواسع الکرم۔"(۱)

یعنی اے بازِ اشہب، اے مصیبتوں کے دور کرنے والے، اے غوث اعظم، اے کشادہ کرم والے۔

اس کے علاوہ حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے "رسالہ غوثیہ" کی فارسی میں شرح بنام "جواہر العشاق" لکھی ہے ، اس میں لکھتے ہیں :

"ہمچنیں آن غوث الاعظم متوحش عن صفات اللہ ومستانس بلقاء اللہ"(۲)

یعنی اسی طرح غوث اعظم صفات اللہ سے متوحش اور لقاء اللہ سے مستانس ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"زیرا کہ غوث الاعظم در آئینہ روحہا جز خداے راندید۔"(۳)

یعنی اس لیے کہ غوث اعظم روحوں کے آئینہ میں سوائے خدا کے (کچھ اور) نہ دیکھتے تھے۔

---

(۱) اقتباس الأنوار، فارسی، ص ۸۲، مطبع اسلامیہ، لاہور

(۲) جواہر العشاق، فارسی، ص ۷، عہد آفریں برقی پریس، حیدرآباد، دکن

(۳) جواہر العشاق، فارسی، ص ۳۶، عہد آفریں برقی پریس، حیدرآباد، دکن

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''مقام معشوق ہمہ اولیا میدانند یکے از ایشان غوث اعظم است کہ مقام معشوقیت میدارند۔''(۱)

یعنی معشوق کے مقام کو اولیا جانتے ہیں، ان میں ایک سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ ہیں جو معشوقیت کا مقام رکھتے ہیں۔

اس کے علاوہ آپ نے ''جواہر العشاق'' میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث اعظم کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقب غوث اعظم اور مخدوم معین الحق جھونسوی :

حضرت مخدوم سید معین الحق جھونسوی الہ آبادی (متوفی ۸۷۰ھ) اپنی کتاب ''منبع الأنساب'' (مرتبہ ۸۳۰ھ) میں لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''حضرت میر سید عبد الرزاق کہ پسر حضرت غوث الاعظم بودند۔''(۳)

یعنی میر سید عبد الرزاق جو حضرت غوث اعظم کے صاحبزادے ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

---

(۱) جواہر العشاق، فارسی، ص ۵۰، عہد آفریں برقی پریس، حیدر آباد، دکن

(۲) منبع الأنساب، فارسی، فصل پنجم، ص ۳۴۸، مرکز تحقیقات فارسی، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ

(۳) منبع الأنساب، فارسی، فصل چہارم، ص ۲۴۲، مرکز تحقیقات فارسی، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ

''حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین سید عبد القادر جیلانی۔''(۱)

اس کے علاوہ آپ نے ''منبع الأنساب'' میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث اعظم، غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقب غوث اعظم اور حامد بن فضل اللہ جمالی :

صاحبِ سیر العارفین خواجہ حامد بن فضل اللہ جمالی (متوفی ۹۴۲ھ) اپنی کتاب ''سیر العارفین'' میں لکھتے ہیں :

''وحضرت شیخ المشائخ غوث الصمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلی قدس سرہ رادریافت۔''(۲)

یعنی اور (خواجہ معین الدین چشتی) حضرت شیخ المشائخ غوث صمدانی قطب ربانی محبوب سبحانی غوث اعظم محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے ملے۔

لقب غوث الوری اور شیخ محمد بن یحیی تاذفی :

صاحبِ قلائد الجواہر شیخ محمد بن یحیی تاذفی (متوفی ۹۶۳ھ) امام یافعی کے حوالے سے لکھتے ہیں :

''غوث الوری غیث الندی نور الهدی بدر الدجی شمس الضحی بل أنور۔''(۳)

ایک اور مقام پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی شان میں لکھتے ہیں :

''غوث الأنام وغیثهم ومجیرهم بدعائه من کل خطب

---

(۱) منبع الأنساب، فارسی، فصل سوم، ص ۱۳۰، مرکز تحقیقات فارسی، دانشگاہ اسلامی، علی گڑھ

(۲) سیر العارفین، فارسی، ص ۶، مطبع رضوی، دہلی

(۳) قلائد الجواهر مع سر الأسرار، ص ۹۳ ۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

جائز۔"(۱)

یعنی آپ مخلوق کے مددگار، ان کے لیے بارانِ رحمت اور اپنی دعا کی برکت سے انہیں ہر مصیبت سے بچانے والے ہیں۔

لقب غوث الاسلام اور شاہ محمد غوث شطاری رحمۃ اللہ علیہ :

سلسلۂ شطاریہ کے عظیم بزرگ سید محمد غوث شطاری گوالیاری (متوفی ۹۷۰ھ) لکھتے ہیں :

"قطب الأقطاب غوث الاسلام سید محی الدین عبد القادر گیلانی قدس سرہ العزیز۔"(۲)

لقب غوث اور امام ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ :

علامہ ابن حجر مکی ہیتمی (متوفی ۹۷۴ھ) سندِ اتصال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"عن عمه أبي النجيب السهروردی عن القطب الغوث عبدالقادر الجيلی۔"(۳)

لقب غوث الثقلین اور خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمہ :

حضرت مجدد الف ثانی کے مرشد خواجہ باقی باللہ دہلوی (متوفی ۱۰۱۲ھ) سلسلۂ طریقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

(۱) قلائد الجواہر مع سر الأسرار، ص ۳۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) اوراد غوثیہ، فارسی، ص ۱۰۳، قلمی

(۳) الاجازۃ البالغۃ، الفصل الثالث إجازاتہ فی التصوف، ص ۲۰۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

"غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلانی۔"(۱)

لقب غوث اعظم اور امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ :

حضرت ملا علی قاری حنفی (متوفی ۱۰۱۴ھ) اپنی کتاب "نزھۃ الخاطر الفاتر" میں فرماتے ہیں :

"القطب الربانی ،والغوث الأعظم الصمدانی ،سلطان الأولیاء والعارفین۔"(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"وھذا تنبیه بینة علی أنه قطب الأقطاب والغوث الأعظم۔"(۳)

یعنی یہ اس بات پر روشن دلیل ہے کہ بے شک آپ قطب الاقطاب اور غوث اعظم ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

"سیدنا غوث الثقلین السید الشیخ عبد القادر الجیلانی۔"(۴)

ایک اور مقام پر واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"فأتیت القطب الغوث الأعظم سیدنا الشیخ السید

---

(۱) مشائخ طرق اربعہ مع رسالہ سلوک، فارسی، ص ۳۱، شائع کردہ پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفے خاں، سندھ یونیورسٹی

(۲) نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر، ص ۹، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

(۳) نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر، ص ۲۵، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

(۴) نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبدالقادر، ص ۴۹، ۵۰، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

محی الدین عبد القادر رضی الله تعالی عنه۔"(۱)

یعنی تو میں قطبِ (الاقطاب) غوث اعظم سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں آیا۔

اپنی تصنیف "مرقاۃ المفاتیح" میں فرماتے ہیں:

"قال القطب الربانی والغوث الصمدانی السید عبد القادر الجیلانی قدس سرہ۔"(۲)

یعنی قطب ربانی، غوث صمدانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اسی کتاب میں ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"قد ذکر سیدنا وسندنا مولانا القطب الربانی والغوث الصمدانی الشیخ عبد القادر الجیلانی روح الله روحه۔"(۳)

یعنی ہمارے سردار، ہماری سند، ہمارے مولا، قطب ربانی، غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے۔

لقب غوث اعظم اور ملا عبد القادر بدایونی:

صاحبِ منتخب التواریخ ملّا عبد القادر بن ملوک شاہ بدایونی (متوفی ۱۰۲۴ھ) شیخ داود جهنی وال کے حالات میں لکھتے ہیں:

"روحانیت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ در ہمہ احوال بطریق

---

(۱) نزھۃ الخاطر الفاتر فی ترجمۃ سیدی الشریف عبد القادر، ص ۵۶، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

(۲) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، ج ۹، ص ۹۲ ۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب فضائل القرآن، باب آداب التلاوۃ ودروس القرآن، ج ۵، ص ۸۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

بستہ ممد و معاون و مراقب بودہ۔‘‘(۱)

یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کی روحانیت تمام احوال میں ان کی معاون رہتی تھی۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

’’از روحانیت حضرت غوث اعظم ملقّن و مامور۔‘‘(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم کی روحانیت نے آپ کی رہنمائی کی۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

’’در ایّام میلاد و عرس حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ صرف مایحتاج الیہ زوّار از طبقات عوام وخواص الناس کہ قریب بصد ہزار کس کم وبیش جمع می شدند ہمہ از لنگر خانقاہ بود۔‘‘(۳)

یعنی حضرت غوث اعظم کے یوم ولادت وعرس کے موقع پر ان کی خانقاہ کے لنگر سے تقریباً ایک لاکھ زائرین عوام وخواص کو کھانے پینے کی اشیاء دی جاتی تھیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

’’ما ماموریم بدیں از جانب حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ۔‘‘(۴)

یعنی ہم حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی جانب سے اس چیز پر مامور ہیں۔

لقبِ غوث الثقلین اور خواجہ علی اصغر چشتی :

(۱) منتخب التواریخ، فارسی، ص ۲۸۸، منشی نول کشور، لکھنؤ

(۲) منتخب التواریخ، فارسی، ص ۲۸۸، منشی نول کشور، لکھنؤ

(۳) منتخب التواریخ، فارسی، ص ۲۸۹، منشی نول کشور، لکھنؤ

(۴) منتخب التواریخ، فارسی، ص ۲۹۰، منشی نول کشور، لکھنؤ

خواجہ علی اصغر چشتی اپنی کتاب ''جواہر فریدی'' (مرتبہ ۱۰۳۳ھ) میں لکھتے ہیں :

''وزیارت حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ وحضرت غوث الثقلین قدس اللہ سرہ العزیز وغیرہ مشرف شدند۔'' (۱)

یعنی آپ (حضرت سلیم چشتی) امام اعظم ابوحنیفہ اور حضرت غوث الثقلین کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

لقبِ غوث اعظم اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ :

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے متعلق اہل حدیث کے معروف عالم نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں :

''شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین سرہندی معروف بمجدد الف ثانی عالم عارف وکامل مکمل بود، طریقہ نقشبندیہ را امام عہد ست............ مکتوباتش کہ در سہ مجلد ست دلیل واضح اند بر علو علم وکمال تبحر او در معرفت وبلوغ غایت مقامات .... حریص بود بر اتباع سنت وترک بدعت............ وجود امثال شاہ ولی اللہ ومیرزا مظہر جانجان در اصحاب طریقہ او کفایت ست از برائے دریافت قدر ومنزلت وئ رضی اللہ عنہ۔''(۲)

یعنی شیخ احمد بن عبد الاحد بن زین العابدین سرہندی مجدد الف ثانی عالم، عارف، کامل، مکمل تھے۔ اپنے زمانہ میں طریقۂ نقشبندیہ کے امام تھے۔ آپ کے مکتوبات جو تین جلدوں میں ہیں، معرفت خداوندی اور مقامات کی انتہا پر پہنچنے

---

(۱) جواہر فریدی، فارسی، ص ۳۴۲، قلمی

(۲) تقصار جیود الاحرار من تذکار جنود الابرار، ص ۱۱۰، ۱۱۱، مطبع شاہجہانی، بھوپال

میں آپ کے علوِ علم اور کمالِ تبحر پر روشن دلیل ہیں۔ آپ اتباع سنت اور ترکِ بدعت پر حریص تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہما جیسے حضرات کا ان کے سلسلۂ طریق میں داخل ہونا آپ کی قدر و منزلت معلوم کرنے کے لیے کافی ہے۔

یہی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی (متوفی ۱۰۳۴ھ) اپنی کتاب ''مکاشفات عینیہ'' میں سندِ اتصال بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''القطب الربانی والغوث الصمدانی کریم الطرفین الحسنی الحسینی الحنبلی الشافعی حضرت الامیر السید محی الدین أبی محمد عبد القادر الجیلانی قدس اللہ تعالی سرہ العزیز۔''(۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''وحضرت غوث الثقلین بہ ایں مسلک بہ غیب ذات واصل گشتند۔''(۲)

یعنی حضرت غوث الثقلین اس مسلک کے ذریعہ غیب ذات تک واصل ہوئے ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''واز اکابر اولیاء اللہ قطب غوث الثقلین قطب ربانی محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی است قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس بایں دولت ممتاز اند ودریں مقام شانِ خاص دارند۔''(۳)

---

(۱) مکاشفات عینیہ، ص ۸، ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی

(۲) مکاشفات عینیہ، ص ۱۹، ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی

(۳) مکاشفات عینیہ، ص ۴۰، ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی

یعنی اور اکابر اولیاء اللہ میں سے قطب، غوث الثقلین، قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس ہیں، یہ اس دولت میں ممتاز ہیں اور اس مقام میں خاص شان رکھتے ہیں۔

مجدد الف ثانی اپنی ایک اور کتاب ''مبدأ و معاد'' میں لکھتے ہیں :

''مدد از روحانیت حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر بود قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس۔''(۱)

یعنی اس فقیر کو حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبدالقادر قدس اللہ سرہ الاقدس کی روحانی مدد حاصل رہی۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ الہدیہ چشتی :

صاحبِ سیر الاقطاب شیخ الہدیہ چشتی عثمانی اپنی کتاب ''سیر الاقطاب'' (مرتبہ ۱۰۳۶ھ) میں لکھتے ہیں :

''حضرت سلطان الاولیاء قطب ربانی غوث الثقلین میر سید محی الدین شاہ عبدالقادر جیلانی۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''روزے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بزیارت قبر امام احمد بن حنبل قدس اللہ سرہ رفتند۔''(۳)

یعنی ایک دن حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضرت امام احمد بن حنبل کی قبر

---

(۱) مبدأ و معاد، فارسی، ص ۵، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

(۲) سیر الاقطاب، فارسی، ص ۱۰۶، منشی نول کشور، لکھنؤ

(۳) سیر الاقطاب، فارسی، ص ۱۱۰، منشی نول کشور، لکھنؤ

کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔

ایک اور مقام پر حضرت خضر علیہ السلام کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''حق تعالی کسے ولی را بمقامے نرسانید مگر آنکہ حضرت غوث اعظم را مقامے برتر داد ازاں۔''(۱)

یعنی اللہ تعالی نے کسی ولی کو کوئی مقام نہ دیا مگر یہ کہ حضرت غوث اعظم کو اس سے برتر مقام دیا۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ بدر الدین سرہندی :

خلیفۂ مجدد الف ثانی شیخ بدر الدین سرہندی (متوفی ۱۰۴۳ھ) سندِ اتصال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''غوث الاعظم محی الدین جیلانی شیخ عبد القادر۔''(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''وفتوح الغیب غوث اعظم شیخ عبد القادر گیلانی قدس سرہ را ترجمہ فارسی کردم۔''(۴)

---

(۱) سیر الاقطاب، فارسی، ص ۱۱۴، منشی نول کشور، لکھنؤ

(۲) حضرات القدس، فارسی، ص ۲۹، محکمۂ اوقاف پنجاب، لاہور

(۳) حضرات القدس، فارسی، ص ۲۷، محکمۂ اوقاف پنجاب، لاہور

(۴) حضرات القدس، فارسی، ص ۱۵۸، محکمۂ اوقاف پنجاب، لاہور

یعنی میں نے غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی فتوح الغیب کا فارسی ترجمہ کیا۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''غوث اعظم شیخ محی الدین عبد القادر گیلانی۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مقام ومرتبہ اہل حدیث (غیر مقلدین) کے یہاں کیا ہے پہلے وہ ملاحظہ کرلیں۔

اہل حدیث کے معروف محقق نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتے ہیں :

''جان لو کہ ہندوستان میں مسلمانوں کی فتوحات کے بعد ہی سے علم حدیث معدوم تھا............ یہاں تک کہ اللہ تعالی نے اس سرزمین پر اپنا فضل واحسان کیا اور یہاں کے بعض علما جیسے شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ کو اس علم سے نوازا، شیخ ہندوستان میں علم حدیث لانے والے پہلے شخص ہیں۔''(۲)

معروف غیر مقلد عالم مولوی مسعود عالم ندوی لکھتے ہیں :

''ان (شیخ عبد الحق دہلوی) کی ذات سے شمالی ہند میں علم حدیث کو زندگی ملی، اور سنت نبوی کا خزانہ ہر خاص وعام کے لیے عام ہوگیا............ ہم آج ان کے شکر گزار ہیں اور ان کی علمی خدمات کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔''(۳)

اہل حدیث کے ایک اور معروف عالم مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی شیخ عبد

---

(۱) حضرات القدس، فارسی، ص ۱۵۹، محکمۂ اوقاف پنجاب، لاہور

(۲) الحطۃ فی ذکر الصحاح الستۃ، الفصل الخامس، ص ۱۴۵، ۱۴۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) ماہنامہ الفرقان بریلی، شاہ ولی اللہ نمبر، ص ۳۷

الحق محدث دہلوی کے بارے میں لکھتے ہیں :

''مجھ عاجز کو آپ کے علم وفضل اور خدمتِ علم حدیث اور صاحبِ کمالات ظاہری وباطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں۔جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔''(۱)

یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں :

''شیخ الإسلام والمسلمین غوث الأعظم حضرة غوث الثقلین الشیخ محی الدین أبي محمد عبدالقادر الحسنی الجیلانی رضی اللہ تعالی عنه وأرضاه عنا۔''(۲)

شیخ محقق علیہ الرحمہ ایک اور تصنیف میں لکھتے ہیں :

''حضرت پیر دستگیر شیخ العالم والغوث الأعظم فرد الأحباب قطب الأقطاب غوث الثقلین شیخ محی الدین ابومحمد عبدالقادر الحسنی الجیلانی رضی اللہ عنہ۔''(۳)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''قطب الأقطاب فرد الأحباب الغوث الأعظم شیخ شیوخ العالم غوث الثقلین۔''(۴)

ایک اور مقام پر شیخ امان پانی پتی (متوفی ۹۹۷ھ) کے حالات میں فرماتے ہیں :

---

(۱) تاریخ اہل حدیث، ص ۲۴۴، مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار، لاہور

(۲) ماثبت من السنۃ فی أیام السنۃ، شہر ربیع الآخر، ص ۱۹۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) أخبار الأخیار، فارسی، ص ۷، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

(۴) أخبار الأخیار، فارسی، ص ۹، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

''یازدہم ماہ ربیع الآخر عرس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کرد۔''(۱)

یعنی گیارہ ربیع الآخر کو غوث الثقلین کا عرس کیا۔

اپنی کتاب ''لمعات التنقیح''میں فرماتے ہیں :

"قدوة العارفين غوث الثقلين محي الدين عبد القادر الجيلاني رحمه الله ۔"(۲)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

"قال سيدنا ومولانا الغوث الأعظم محي الدين أبو محمد عبدالقادر الجيلاني رحمه الله ۔"(۳)

یعنی ہمارے آقا و مولیٰ غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

"قطب العارفين غوث الثقلين محي الدين عبد القادر الجيلاني رحمه الله ۔"(۴)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"قال غوث الثقلين الشيخ محي الدين عبدالقادر

---

(۱) أخبار الأخيار، فارسی، شیخ امان پانی پتی، ص ۲۴۲، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

(۲) لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، کتاب الصلاة، باب التشهد، ج ۳، ص ۴۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، کتاب الجنائز، باب عیادة المریض وثواب المریض، ج ۴، ص ۴۳، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) لمعات التنقیح فی شرح مشکاة المصابیح، کتاب الدعوات، باب ذکر اللہ والتقرب إلیہ، ج ۵، ص ۳۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

الجیلانی۔"(۱)

یعنی غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اپنی کتاب "زبدۃ الآثار" میں فرماتے ہیں :

"فهذه جملة من مناقب غوث الثقلين شيخ السموات والأرضين شيخ الكل الشيخ محى الدين أبي محمد عبد القادر الجيلي۔"(۲)

یعنی سو یہ غوث الثقلین زمین و آسمان کے آقا شیخ الکل حضرت شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی کے مناقب ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

"هو الغوث الأعظم شيخ شيوخ العالم۔"(۳)

یعنی آپ غوث اعظم عالم کے شیوخ کے شیخ ہیں۔

اپنی تصنیف "اخبار الاخیار" میں فرماتے ہیں :

"غوث اعظم دلیل راہ یقیں بیقیں رہبر اکابر دیں"(۴)

یعنی غوث اعظم راہِ ایمان و ایقان کی دلیل ہیں اور یقیناً اکابرین دین کے رہبر ہیں۔

اپنی کتاب "شرح فتوح الغیب" میں فرماتے ہیں :

---

(۱) لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الرقاق، باب التوکل والصبر، ج ۸، ص ۵۰۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) زبدۃ الآثار تلخیص بهجۃ الأسرار، ص ۲، بکسلنگ کمپنی، بمبئی

(۳) زبدۃ الآثار تلخیص بهجۃ الأسرار، ذکر نسبہ وصفتہ، ص ۳۵، بکسلنگ کمپنی، بمبئی

(۴) أخبار الأخیار، فارسی، خاتمہ، ص ۳۱۵، نوریہ رضویہ پبلشنگ کمپنی، لاہور

"قطب الأقطاب وفرد الأحباب القطب الأكمل الأشرف الغوث الأعظم الأرفع غوث الثقلين إمام الفريقين العالم الرباني القطب الفرداني الغوث الصمداني محي الدين أبي محمد عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني قدس الله سره۔"(۱)

اپنی کتاب "مرج البحرین" میں لکھتے ہیں :

"از شیخ ما غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ منقول است۔(۲)

یعنی ہمارے شیخ غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد صادق ہمدانی :

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شاگرد شیخ محمد صادق دہلوی ہمدانی اپنی کتاب "کلمات الصادقین" (مرتبہ ۱۰۲۳ھ) میں میر سید شمس الدین کے حالات میں لکھتے ہیں :

"دعوی نسبت غوث الثقلین می نمود۔"(۳)

یعنی آپ غوث الثقلین سے نسبت کا دعوی کرتے تھے۔

ایک اور مقام پر شیخ حاجی محمد قدس سرہ کے حالات میں لکھتے ہیں :

"در سلسلۂ قادریہ بود و نھایت محبت بحضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبد

(۱) شرح فتوح الغیب، فارسی، ص ۴، مطبع ھوپ، لاہور

(۲) مرج البحرین، وصل ۷، ص ۱۳۱، ایجوکیشنل پریس، پاکستان چوک، کراچی

(۳) کلمات الصادقین، فارسی، ص ۱۲۸، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

القادر جیلانی قدس سرہ داشتہ۔‘‘(۱)

یعنی آپ سلسلۂ قادریہ میں داخل تھے اور آپ کو حضرت غوث اعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ سے بے پناہ محبت تھی۔

لقبِ غوث الثقلین اور سید آدم بن اسماعیل بنوری :

خلیفۂ مجدد الف ثانی سید آدم بن اسماعیل بنوری (متوفی ۱۰۵۳ھ) لکھتے ہیں :

’’حضرت غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی۔‘‘(۲)

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ محمد ہاشم کشمی :

مجدد الف ثانی کے خلیفہ خواجہ محمد ہاشم کشمی (متوفی ۱۰۵۴ھ) لکھتے ہیں :

’’سید السادات قبلۃ أرباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق والشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ أبی محمد عبد القادر الحسنی والحسینی والجیلانی قدس اللہ روحہ۔‘‘(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

’’مدد از روحانیت حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبد القادر بود قدس اللہ تعالی سرہ الأقدس۔‘‘(۴)

یعنی حضرت غوث اعظم محی الدین شیخ عبد القادر قدس اللہ سرہ الأقدس کی روحانی امداد حاصل رہی۔

---

(۱) کلمات الصادقین، فارسی، ص ۱۵۶، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

(۲) نکات الأسرار، فارسی، ص ۵۲، قلمی

(۳) زبدۃ المقامات، فارسی، مقصد دوم، فصل اول، ص ۹۵، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

(۴) زبدۃ المقامات، فارسی، مقصد دوم، فصل چہارم، ص ۱۷۱، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

لقبِ غوث اعظم اور علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی :

معروف بزرگ و مصنف علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' کا فارسی میں ترجمہ کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں :

''فرمود غوث اعظم تکیہ گاہ عرب و عجم روشنی دو عالم قطب الخافقین زندہ کنندہ سنت ابو محمد عبدالقادر حسنی و حسینی گیلانی۔''(۱)

یعنی غوث اعظم عرب و عجم کی سند دونوں عالم کے نور دو جہاں کے قطب سنت کو زندہ کرنے والے ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی گیلانی قدس سرہ نے فرمایا۔

لقبِ غوث اعظم اور شہزادہ داراشکوہ :

شہزادہ داراشکوہ (متوفی ۱۰۶۹ھ) اپنی کتاب ''سفینۃ الاولیاء'' میں لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین شاہ محی الدین سید عبدالقادر الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''روزے حضرت غوث اعظم بزیارت قبر امام احمد بن حنبل رفتند۔''(۳)

یعنی ایک دن حضرت غوث اعظم امام احمد بن حنبل کی قبر کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔

---

(۱) غنیۃ الطالبین مع ترجمہ فارسی، ص ۳، مطبع امیّد، لاہور

(۲) سفینۃ الاولیاء، فارسی، ص ۴۳، منشی نول کشور، کانپور

(۳) سفینۃ الاولیاء، فارسی، ص ۴۵، منشی نول کشور، کانپور

اس کے علاوہ اس کتاب میں متعدد مقامات پر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو "غوث اعظم" کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ محمد سعید سرہندی :

حضرت مجدد الف ثانی کے صاحبزادے خواجہ محمد سعید سرہندی (متوفی ۱۰۷۰ھ) لکھتے ہیں :

"حضرت غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی۔"(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"وحکایت شفاعت غوث اعظم شیخ حماد را کہ پیر ایشاں است۔"(۲)

یعنی غوث اعظم کا شیخ حماد کی شفاعت کا واقعہ جو آپ کے استاد ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"عنایات حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ۔"(۳)

یعنی حضرت غوث الثقلین کی عنایتیں۔

لقبِ غوث الثقلین اور شیخ عبداللہ بن محمد عیّاشی :

علامہ عبداللہ بن محمد العیّاشی (متوفی ۱۰۹۰ھ) فرماتے ہیں :

"ولیقرأ الفاتحة عند الإبتداء لروح غوث الثقلین ۔"(۴)

یعنی ابتدا میں غوث الثقلین (شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ) کی روح

---

(۱) مکتوبات سعیدیہ، فارسی، مکتوب ۶، ص ۵، مکتبہ حکیم سیفی، بیڈن روڈ، لاہور

(۲) مکتوبات سعیدیہ، فارسی، مکتوب ۶، ص ۶، مکتبہ حکیم سیفی، بیڈن روڈ، لاہور

(۳) مکتوبات سعیدیہ، فارسی، مکتوب ۵۹، ص ۱۱۷، مکتبہ حکیم سیفی، بیڈن روڈ، لاہور

(۴) الرحلة العیّاشیة للبقاع الحجازیة، ج ۱، ص ۵۴۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(کو ایصال) کے لیے سورۂ فاتحہ پڑھے۔

لقبِ غوث اعظم اور جہاں آرا بیگم :

حضرت اورنگ زیب عالم گیر علیہ الرحمہ کی ہمشیرہ جہاں آرا بیگم (متوفی ۱۰۹۲ھ) رقم طراز ہیں :

''حضرت غوث الثقلین قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلی قدس اللہ سرہ را در یافتند وقصبۂ جیل از بغداد ہفت روزہ راہ است وآنحضرت پنج ماہ و ہفت روز در صحبتِ غوث اعظم بودہ اند۔''(۱)

یعنی (سرکار غریب نواز چشتی) حضرت غوث الثقلین قطب ربانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی کی خدمت میں حاضر ہوئے ،قصبۂ جیل بغداد شریف سے سات روز کی راہ ہے ،آپ پانچ مہینے سات روز حضرت غوث اعظم کی صحبت میں رہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عبدالرحمن چشتی :

مؤلفِ مرآۃ الاسرار شیخ عبدالرحمن چشتی (متوفی ۱۰۹۴ھ) لکھتے ہیں :

''اول خانوادہ قادریہ غوثیہ وایں سلسلہ از حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ ست۔''(۲)

یعنی پہلا خانوادہ قادریہ غوثیہ ،یہ سلسلہ حضرت غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے جاملتا ہے۔

ایک جگہ فرماتے ہیں :

---

(۱) مونس الارواح ،فارسی ،ص ۲۶ ،شاہ ابوالخیر اکادمی ،دہلی

(۲) مرآۃ الاسرار ،فارسی ،ص ۴۳ ،قلمی

''وغوث الاعظم را یک خرقہ از حضرت امام حسن الرضا۔''(۱)

یعنی حضرت غوث اعظم کو ایک خرقہ خلافت حضرت امام حسن الرضا سے بھی ملا ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

''وحضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین جیلانی۔''(۲)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد بن محمد نجشی حلبی:

شیخ محمد بن محمد نجشی حلبی (متوفی ۱۰۹۸ھ) فرماتے ہیں:

"الغوث الأعظم الربانی سیدنا ومولانا السید عبد القادر الجیلانی رضی الله عنه۔"(۳)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

"قطب الأقطاب الغوث الأعظم الربانی أبی محمد محیی الدین السید عبد القادر الجیلانی۔"(۴)

لقبِ غوث اعظم اور سید باقر بن عثمان اچ بخاری:

حضرت سید باقر بن عثمان اچ بخاری اپنی کتاب ''جواہر الأولیاء'' میں لکھتے ہیں:

''یک عورت عجوزہ بہ خدمتِ غوث اعظم آمد۔''(۵)

---

(۱) مرآۃ الاسرار، فارسی، ص ۳۴، قلمی

(۲) مرآۃ الاسرار، فارسی، ص ۵۰، قلمی

(۳) شمس المفاخر ذیل قلائد الجواہر، ص ۵۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) شمس المفاخر ذیل قلائد الجواہر، ص ۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) جواہر الأولیاء، فارسی، ص ۱۶۱، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

یعنی ایک بوڑھی عورت غوث اعظم کی خدمت میں آئی۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت شیخ اعظم غوث الثقلین۔''(۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی۔''(۲)

لقبِ غوث الثقلین اور خواجہ عبدالاحد وحدت سرہندی :

حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے خواجہ عبد الاحد وحدت بن خواجہ سعید سرہندی (متوفی ۱۱۲۶ھ) نسبت قادریہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''القطب الربانی المحبوب الصمدانی غوث الثقلین الأمیر السید محی الدین محمد الشاہ عبدالقادر جیلانی۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد اکرم قدوسی چشتی صابری :

سلسلہ چشت کے عظیم بزرگ شیخ محمد اکرم قدوسی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اقتباس الانوار'' (مرتبہ ۱۱۳۰ھ) میں فرماتے ہیں :

''چوں حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ برائے سفر وداع از حضرت والدہ ماجدہ خود درخواستند۔''(۴)

یعنی جب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے سفرِ وداع کے لیے اپنی

---

(۱) جواھر الأولیاء، فارسی، ص ۵۳۰، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد

(۲) جواھر الأولیاء، فارسی، ص ۵۱۸، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد

(۳) لطائف المدینۃ، ص ۱۱۳، حوزۂ نقشبندیہ، کاشانۂ شیر ربانی، اجمیری سٹریٹ، ہجویری محلہ داتا گنج بخش، لاہور

(۴) اقتباس الانوار، فارسی، ص ۴۷، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

والدہ ماجدہ سے درخواست کی۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت شاہ میر لاہوری قدس سرہ معنائے قول حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ چنیں فرمودہ۔''(۱)

یعنی حضرت شاہ میر لاہوری قدس سرہ نے غوث اعظم کے فرمان ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' کے معنی میں ایسا فرمایا ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سید طائفہ محبوبان اولین وآخرین وامام ایشاں بودہ۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ اولین وآخرین محبوبانِ بارگاہ کے سردار اوران کے امام ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''وحضرت غوث اعظم سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی :

شاہ عبدالرحیم دہلوی اپنے مکتوبات میں ایک مقام پر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''قال الغوث الأعظم :کل حقیقة ردّه الشریعة فهو

(۱) اقتباس الانوار، فارسی، ص ۸۱، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

(۲) اقتباس الانوار، فارسی، ص ۸۶، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

(۳) اقتباس الانوار، فارسی، ص ۸۷، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

الحادوزندقة۔"(۱)(۲)

یعنی حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا : ہر وہ حقیقت جسے شریعت رد کرے وہ الحاد وزندقہ ہے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ''انفاس العارفین'' میں اپنے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی (متوفی ۱۱۳۱ھ) کے ملفوظات میں لکھتے ہیں :

''بارہا از زبان حضرت ایشاں درخلوت مسموع شد کہ میفرمودند نسبتے را کہ از حضرت غوث الاعظم یافتہ ایم صافی تر و باریک تر است۔''(۳)

یعنی آپ (شاہ عبدالرحیم) کی زبان سے بارہا خلوت میں سنا گیا کہ مجھے جو نسبت حضرت غوث اعظم سے ملی ہے، وہ بہت ہی صاف اور حد درجہ نازک ہے۔

لقبِ غوث صمدانی اور امام ابوالحسن حنفی سندھی :

شیخ امام ابوالحسن حنفی سندھی (متوفی ۱۱۳۸ھ) تحریر فرماتے ہیں :

"قال القطب الربانی والغوث الصمدانی الشیخ عبدالقادر الجیلانی۔"(۴)

یعنی قطب ربانی، غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ کلیم اللہ جہان آبادی :

خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی (متوفی ۱۱۴۲ھ) فرماتے ہیں :

---

(۱) الفتح الربانی والفیض الرحمانی، المجلس الرابع والأربعون، ص ۱۶۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) انفاس رحیمیہ مکتوبات شاہ عبدالرحیم دہلوی، فارسی، ص ۱۱، مطبع مجتبائی، دہلی

(۳) انفاس العارفین، فارسی، ص ۷۵، مطبع احمدی، دہلی

(۴) حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجہ، أبواب الدعاء، باب أسماء اللہ عزوجل، ج ۲، ص ۴۳۸، دار الجیل، بیروت

''ودامن حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ فراخ است۔''(۱)

یعنی حضرت غوث اعظم کا دامن بڑا افراخ ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''اسبوع (یعنی اوراد ہفت روزہ) حضرت غوث الاعظم بغایت عظیم البرکت است۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت سات روزہ اوراد، جونہایت عظیم البرکت ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''وثواب آں بروح حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ نیاز فرستد۔''(۳)

یعنی اور اس کا ثواب حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی روح کو پہنچائے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''السلام علیک یا سلطان الأوتاد، السلام علیک یا سلطان الأبدال، السلام علیک یا سلطان الأقطاب ،السلام علیک یا غوث الاعظم، السلام علیک یا بازی الأشھب ۔(۴)

لقبِ غوث الثقلین اورخواجہ نظام الدین اورنگ آبادی :

---

(۱) تکملہ سیر الأولیاء، فارسی، وصل ششم، ص۵۱، مطبع رضوی، دہلی

(۲) مرقع کلیمی، ص۳۸، حامد اینڈ کمپنی، اردو بازار، لاہور

(۳) مرقع کلیمی، ص۲۶، حامد اینڈ کمپنی، اردو بازار، لاہور

(۴) مرقع کلیمی، ص۶۸، حامد اینڈ کمپنی، اردو بازار، لاہور

خواجہ نظام الدین چشتی اورنگ آبادی (متوفی ۱۱۴۲ھ) اپنی کتاب ''نظام القلوب'' میں لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور شاہ برکت اللہ مارہروی :

سلسلۂ برکاتیہ کے بانی صاحب البرکات شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی (متوفی ۱۱۴۲ھ) نے غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں ایک منقبت لکھی ہے جس کے ہر شعر میں ''یا غوث'' ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے :

''بذکر خیر تو داریم آرزو یا غوث   زیادتو دگرم نیست مو بمو یا غوث۔''(۲)

ایک اور کتاب ''عوارف'' میں لکھتے ہیں :

''حضرت ما حضرت غوث الاعظم۔''(۳)

یعنی ہمارے سرکار غوث اعظم۔

لقبِ غوث الثقلین اور شیخ عبد النبی شامی :

شیخ عبد النبی شامی نقشبندی (متوفی ۱۱۴۶ھ) لکھتے ہیں :

''وکلمہ حضرت غوث الثقلین قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔''(۴)

یعنی اور حضرت غوث الثقلین کا قول قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔

---

(۱) نظام القلوب، فارسی، فصل پنجم، ص ۱۲، مطبع مجتبائی، دہلی

(۲) مجمع البرکات، دیوان عشقی فارسی، ص ۲۸، مرقع عالم پریس، ہردوئی

(۳) مجمع البرکات، عوارف ہندی، ص ۱۵۵، مرقع عالم پریس، ہردوئی

(۴) مجموعۃ الاسرار مکتوبات شیخ عبد النبی شامی، فارسی، مکتوب ۲۶، ص ۱۳۵، حضرت شیخ عبد النبی شامی ٹرسٹ، شادمان، لاہور

لقبِ غوث صمدانی اور شیخ محمد فاضل کلانوری :

شیخ محمد فاضل کلانوری (متوفی ۱۱۵۱ھ) اپنی کتاب ''رموزِ خمریہ'' میں فرماتے ہیں :

''محی الدین محبوب سبحانی وقطب ربانی وغوث صمدانی۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ قطب الدین البکری :

شیخ قطب الدین مصطفی بن کمال الدین البکری (متوفی ۱۱۶۲ھ) لکھتے ہیں :

''یا غوث الأعظم۔''(۲)

لقبِ غوث اعظم اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے متعلق نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں :

''حقیقت یہ ہے کہ ان کا وجود گرامی دورِ اوّل اور زمانہ ماضی میں ہوتا تو انہیں امام الائمہ اور تاج المجتہدین شمار کیا جاتا۔''(۳)

یہی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (متوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں :

''درحرمین شخصے از آباء واجداد خود معنعن کلاہ حضرت غوث الاعظم بتبرک یافتہ بود۔''(۴)

یعنی حرمین شریفین میں ایک شخص مقیم تھا جسے حضرت غوث اعظم رحمہ اللہ

---

(۱) رموز خمریہ شرح قصیدہ غوثیہ، فارسی، ص ۳۳، مطبع صبح صادق، سیتاپور

(۲) بلوغ المرام فی خلوۃ خلوتیۃ الشام، ص ۴۹، بکس پبلشر، بیروت

(۳) تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء، ص ۴۳، بیت الحکمت، لاہور

(۴) انفاس العارفین، فارسی، ص ۲۵، مطبع احمدی، دہلی

تعالیٰ کی کلاہِ مبارک بطور تبرک اتصالاً اپنے آباء واجداد سے ملی ہوئی تھی۔

اپنے نانا شیخ ابوالرضا محمد کے احوال میں لکھتے ہیں :

''می فرمودند یک بار حضرت غوث الاعظم را در یقظہ دیدم۔''(۱)

یعنی (شیخ ابوالرضا محمد) فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار حضرت غوث اعظم کو بیداری میں دیکھا۔

ایک اور مقام پر شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں :

''ایں فقیر در مجموعہ شیخ یحیی جنیدی نظر کرد۔''(۲)

یعنی اس فقیر نے شیخ یحیی جنیدی کے مجموعہ (شجرہ) کو دیکھا۔

پھر اس شجرہ کو نقل کیا اور اس میں شہنشاہِ بغداد کا اسمِ گرامی اس طرح نقل فرماتے ہیں :

''وهو من أبيه القطب الرباني والغوث الصمداني محي الملة والدين أبي محمد عبد القادر الحسني الحسيني الجيلاني۔''(۳)

یعنی شیخ عبدالرزاق کو خلافت حاصل ہے اپنے والد قطب ربانی، غوث صمدانی محی ملت ودین ابو محمد عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی رضی اللہ عنہ سے۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں کئی بار شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو ''غوث اعظم'' لکھا ہے، راقم نے اختصار کے پیش نظر چند حوالے پیش کیے ہیں۔

ایک اور تصنیف ''انتباہ'' میں لکھتے ہیں :

---

(۱) انفاس العارفین، فارسی، ص ۸۷، مطبع احمدی، دہلی

(۲) انفاس العارفین، فارسی، ص ۱۶۴، مطبع احمدی، دہلی

(۳) انفاس العارفین، فارسی، ص ۱۶۵، مطبع احمدی، دہلی

"ویکون ابتداء من یوم الخمیس بعد قراءة الفاتحة لغوث الثقلین قدس سرہ ومشائخ السلسلة من السابقین واللاحقین۔"(۱)

یعنی پنجشنبہ کو آغاز اس طرح کرے کہ پہلے غوث الثقلین قدس سرہ اور اگلے پچھلے مشائخ سلسلہ کی فاتحہ دے۔

ایک اور تصنیف "ہمعات" میں فرماتے ہیں :

"امروز اگر کسے را مناسبت بروح خاص پیدا شود وازانجا فیض بردارد، غالباً بیروں نیست ازانکہ ایں معنی بہ نسبت حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ یا بہ نسبت حضرت غوث جیلانی۔"(۲)

یعنی آج اگر کسی کو کسی خاص روح سے مناسبت پیدا ہو اور وہاں سے فیض یاب ہو غالباً اس سے باہر نہ ہوگا کہ حضرت رسول خدا ﷺ کی نسبت سے ہو یا امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت سے یا حضرت غوث جیلانی رضی اللہ عنہ کی نسبت سے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

"ازینجاست کہ حضرت غوث اعظم بہ تفاخر وکلمات کبریائیہ متکلم شدہ وتسخیر عالم از ایشاں ظاہر می شد۔"(۳)

یعنی اسی وجہ سے حضرت غوث اعظم نے کلمات فخریہ فرمائے ہیں اور آپ

---

(۱) انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، ص ۲۵، مطبع احمدی، دہلی

(۲) ہمعات، فارسی، ہمعہ ۱۱، ص ۱۳۱، بیت الحکمت، لاہور

(۳) ہمعات، فارسی، ہمعہ ۱۶، ص ۴۴، بیت الحکمت، لاہور

سے تسخیر عالم کا ظہور ہوا ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت غوث اعظم قدس سرہ در غنیۃ الطالبین وضع تعیین کردہ اند۔''(۱)

یعنی حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے ''غنیۃ الطالبین'' میں (اوراد و وظائف کا) ایک طریقہ تلقین فرمایا ہے۔

اپنی کتاب ''الخیر الکثیر'' میں لکھتے ہیں :

''ومن هذه القبيلة أصحاب الطرق كالغوث الأعظم والشيخ السهروردى والنجم الكبرى والشيخ بهاء الحق والدين بل الشيخ الهروى والمهائمى والجامى رضى الله تعالى عنهم۔''(۲)

یعنی اس قبیل سے اصحابِ طریقت ہیں جیسے غوث اعظم، شیخ شہاب الدین سہروردی، نجم الدین کبری، شیخ بہاء الدین بلکہ شیخ ہروی، مہائمی اور علامہ جامی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

لقبِ غوث صمدانی اور حضرت جعفر بن حسن برزنجی :

صاحبِ مولودِ برزنجی سید جعفر بن حسن بن عبدالکریم برزنجی (متوفی ۱۱۷۷ھ) لکھتے ہیں :

''القطب الربانى والغوث الصمدانى سلطان الأولياء العارفين۔''(۳)

---

(۱) ہمعات، فارسی، ہمعہ ۴، ص ۱۰، بیت الحکمت، لاہور

(۲) الخیر الکثیر ، الخزانة الرابعة، ص ۶۷ ، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) اللجین الدانی فی مناقب القطب الربانی، ص ۹ ، المطبعة والنشر منارا قدس

لقبِ غوث اعظم اور شاہ محمد عاشق پھلتی :

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے ماموں زاد بھائی شاہ محمد عاشق پھلتی (متوفی ۱۱۸۷ھ) اپنی کتاب ''سبیل الرشاد'' میں لکھتے ہیں :

''درود یکہ منسوب بسوئے حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ است مسمی بکبریت احمر۔''(۱)

یعنی وہ درود جو حضرت غوث اعظم قدس اللہ سرہ کی طرف منسوب ہے جس کا نام کبریت احمر ہے۔

اپنی دوسری کتاب ''القول الجلی'' میں لکھتے ہیں :

''قول حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ درغنیۃ الطالبین۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قول جو غنیۃ الطالبین میں درج ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''غوث اعظم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ ازیں حالت بفناء ارادہ تعبیر میفر مایند۔''(۳)

یعنی حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اس حالت کو ارادہ کی فنا کہتے ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور علامہ امام بخش لاہوری :

علامہ امام بخش لاہوری اپنی کتاب ''مرآت غفوریہ'' (مرتبہ ۱۱۹۰ھ) میں

---

(۱) سبیل الرشاد، فارسی، ص ۱۸۳، مطبع محمدی، کلکتہ

(۲) القول الجلی فی ذکر آثار الولی، فارسی، ص ۴۳، شاہ ابوالخیر اکاڈمی، شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی

(۳) القول الجلی فی ذکر آثار الولی، فارسی، ص ۲۸۵، شاہ ابوالخیر اکاڈمی، شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی

لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر حسنی الحسینی الجیلانی۔''(۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''نقل است فی وفات حضرت غوث الاعظم قدس سرہ از شیخ عبد الوھاب قدس سرہ۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم کی وفات کے سلسلہ میں شیخ عبد الوہاب قدس سرہ سے منقول ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد اعظم سندھی :

شیخ محمد اعظم بن محمد شفیع ٹھٹھوی سندھی اپنی کتاب ''تحفۃ الطاہرین'' (مرتبہ ۱۱۹۰ھ) میں سید عبد اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں :

''وی از اولاد حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز است۔''(۴)

یعنی آپ حضرت غوث الثقلین کی اولاد میں سے ہیں۔

ایک اور مقام پر سید شاہ مسکین کے حالات میں لکھتے ہیں :

''آں بزرگوار بعالمِ روحانیت در محافل اولیاء اللہ بمنصبِ جانشینی حضرت

---

(۱) مرآت غفوریہ، فارسی، حالت دہم، ص ۶۲، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

(۲) مرآت غفوریہ، فارسی، حالت نہم، ص ۵۸، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

(۳) مرآت غفوریہ، فارسی، حالت نہم، ص ۴۸، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

(۴) تحفۃ الطاھرین، فارسی، ص ۵۷، سندھی ادبی بورڈ، حیدرآباد، سندھ

غوث الاعظم قدس سرہ سرفرازی دارد۔‘‘(۱)

یعنی آپ عالمِ روحانیت میں اولیاے کرام کی محفل میں حضرت غوث اعظم کی جانشینی کے منصب پر فائز تھے۔

لقبِ غوث اعظم اور مرزا مظہر جان جاناں :

حضرت مرزا مظہر جان جاناں (متوفی ۱۱۹۵ھ) فرماتے ہیں :

’’وآنچہ در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نوشتہ اند۔‘‘(۲)

یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ کے قول ’’میرا قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے‘‘ کی تاویل میں جو انہوں نے لکھا ہے۔

نیز ایک مقام پر فرماتے ہیں :

’’التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقۂ علیہ ایشاں بسیار معلوم شدہ۔‘‘(۳)

یعنی غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلہ سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوئی ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

’’روح مبارک حضرت غوث الاعظم تشریف آوردہ۔(۴)

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی روح مبارک تشریف لائی۔

---

(۱) تحفۃ الطاھرین، فارسی، ص ۱۰۱، سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد، سندھ

(۲) کلمات طیبات، فارسی، مکتوبات مرزا مظہر جان جاناں، ص ۱۹، مطبع مجتبائی، دہلی

(۳) کلمات طیبات، فارسی، ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں، ص ۸۳، مطبع مجتبائی، دہلی

(۴) کلمات طیبات، فارسی، ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں، ص ۸۳، مطبع مجتبائی، دہلی

ایک مقام پر سلسلۂ قادریہ کی خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

''از حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور شاہ فقیر اللہ علوی شکارپوری :

شاہ فقیر اللہ حنفی نقشبندی علوی شکارپوری (متوفی ۱۱۹۵ھ) فرماتے ہیں :

"الشيخ الأعظم غوث الثقلين السيد محي الدين عبدالقادر الجيلاني قدس سره۔"(۲)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''و این نصیب خاصہ حضرت شیخ عبد القادر جیلی است کہ غوث الثقلین است ولہذا غوث الاعظم اکمل حقیقی است۔''(۳)

یعنی یہ حصہ خاص حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ہے جو غوث الثقلین ہیں لہذا غوث اعظم حقیقی طور پر کامل ترین ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"كما قال الغوث الأعظم رضي الله تعالى عنه۔"(۴)

یعنی جیسا کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔

ابن سقا کا واقعہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

---

(۱) مقامات مظہریہ، فارسی، ص ۸، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

(۲) قطب الارشاد، الفصل الاول، فصل شرائط العامل، ص ۳ ۷۴، بکس پبلشر، بیروت

(۳) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، فارسی، مکتوب ۹ ۴، ص ۲۰۵، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

(۴) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، فارسی، مکتوب ۹ ۴، ص ۲۰۸، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

"وبعده إلتفت إلى الغوث الأعظم رضي الله تعالى عنه وقال يا عبد القادر أرضيت الله ورسوله۔"(۱)

یعنی اس کے بعد غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عبد القادر! تم نے اللہ اور اس کے رسول کو راضی کر لیا۔

اسی مکتوب میں فرماتے ہیں:

"وحين قال الغوث الأعظم قدمي هذه إلى آخره وضع لرقابه كل من كان على وجه أرض من الأولياء۔"(۲)

یعنی جب غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" فرمایا تو روئے زمین کے تمام اولیا نے اپنی گردن خم کر لی۔

اسی مکتوب میں ایک مقام پر لکھتے ہیں:

"غوث الاعظم سید عبد القادر۔"(۳)

اس کے علاوہ ص ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۹، ۲۱۰، پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو "غوث الثقلین" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ حمزہ عینی مارہروی:

سلسلۂ برکاتیہ کے بزرگ شاہ حمزہ عینی مارہروی (متوفی ۱۱۹۸ھ) نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں فارسی میں معروف منقبت لکھی ہے جس کا پہلا شعر یہ ہے:

---

(۱) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، فارسی، مکتوب ۹۴، ص ۲۰۹، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

(۲) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، فارسی، مکتوب ۹۴، ص ۲۰۹، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

(۳) مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، فارسی، مکتوب ۹۴، ص ۲۱۰، مطبع اسلامیہ، سٹیم پریس، لاہور

”غوث اعظم بمنِ بے سروساماں مددے

قبلۂ جاں مددے کعبۂ ایماں مددے۔“(۱)

مؤلفِ برکات مارہرہ طفیل احمد متولی صدیقی بدایونی لکھتے ہیں :

”اور یہ وہ غزل ہے جس کو حضرت مصنف قدس روحہ نے خود حضرت غوث پاک کے حضور میں اپنی زبان اقدس سے سنائی ہے اور حضرت بڑے پیر صاحب قدس سرہ العزیز نے اس غزل کو نہایت پسند کر کے مکرر سہ کرر مصنف ممدوح سے پڑھوایا ہے۔“(۲)

شاہ حمزہ عینی مارہروی اپنی کتاب ”کاشف الآستار“ میں لکھتے ہیں :

”دریں زماں از جناب قادریہ حضرت غوث الاعظم قدس اللہ سرہ مدام فیض روحی ممدو معاون بودہ است۔“(۳)

یعنی ان دنوں حضرت غوث اعظم قدس اللہ سرہ کا روحانی فیض شامل حال ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ فخر الدین دہلوی :

سلسلۂ چشتیہ کے عظیم بزرگ محبّ النبی خواجہ فخر الدین فخرِ جہاں چشتی دہلوی (متوفی ۱۱۹۹ھ) فرماتے ہیں :

”بعضے اشخاص بر حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ اعتراض کردہ اند کہ کشف در ابتدائے حال بصوفیہ میشود واز حضرت غوث پاک تا آں حیات کشف

---

(۱) برکات مارہرہ، ص ۵۹، تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں

(۲) برکات مارہرہ، ص ۶۰، تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں

(۳) کاشف الآستار، فارسی، ص ۸۶، قلمی

جاری بود ایں چہ جہت دارد جواب میدہم کہ کشفے کہ درین ایام از حضرت مظہر بود قطع نظر از کسب پس طینت شخص خود بر نمے گردد نہ اینکہ مرتبہ حضرت بہ تکمیل نرسیدہ بود استغفر اللہ ربی من ھذہ القول والعقیدۃ۔''(۱)

یعنی بعض لوگ حضرت غوث اعظم پر اعتراض کرتے ہیں کہ صوفیہ کو ابتدائے حال میں کشف ہوتا ہے اور حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ سے تا آخرِ حیات کشف جاری رہا اس کی کیا وجہ ہے؟ میں جواب دیتا ہوں کہ ان ایّام میں آپ کا کشف کسب وتکلف سے نہ تھا بلکہ فطرت وجبلت کی وجہ سے تھا اور فطرت میں تبدیلی نہیں ہوتی، اس کی یہ وجہ نہ تھی کہ حضرت غوث پاک درجہ کمال کو نہیں پہنچے تھے ۔اس قول اور عقیدہ سے میں اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''وحضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ وآرضاہ عنا فرقے کردہ اندر درغنا وسماع۔''(۲)

یعنی حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ وآرضاہ عنا نے غنا اور سماع میں فرق بتایا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ نور محمد مہاروی :

حضرت خواجہ نور محمد مہاروی (متوفی ۱۲۰۵ھ) فرماتے ہیں :

''ودامن حضرت غوث اعظم فراخ است۔''(۳)

(۱) فخر الطالبین ملفوظات مولانا فخر الدین چشتی دہلوی، فارسی، ص ۲۷، مطبع مجتبائی، دہلی

(۲) مناقب فخریہ ملفوظات خواجہ فخر الدین دہلوی، فارسی، باب چہارم، ص ۴۲، مطبع احمدی، دہلی

(۳) خلاصۃ الفوائد ملفوظات خواجہ نور محمد مہاروی، فارسی، ص ۶۵، قلمی

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا دامن فراخ اور کشادہ ہے۔

لقبِ غوث الثقلین اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ :

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۲۵ھ) اپنی کتاب ''السیف المسلول'' میں فرماتے ہیں :

''وبعد وفات حسن عسکری علیہ السلام تا وقت ظہور سید الشرفاء غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر الجیلی ایں منصب عالی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بود چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد ایں منصب مبارک بوے متعلق باشد و تا ظہور محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد ولہذا آنحضرت قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمودہ۔''(۱)

یعنی حضرت حسن عسکری علیہ السلام کے وصال کے بعد سید الشرفاء غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے ظہور تک یہ منصب عالی (غوثیت کبری) حضرت حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا اور امام محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا، اس لیے آپ نے فرمایا : میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت ربانی قطب صمدانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در شرح بیت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نوشتہ این ست۔''(۲)

---

(۱) السیف المسلول، فارسی، خاتمہ، ص ۲۳۰، مطبع احمدی، دہلی

(۲) مجموعۂ وصایا اربعہ، ص ۶۵، شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدرآباد، سندھ، مغربی پاکستان

یعنی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے شعر کی تشریح میں یہ لکھا ہے۔

اپنی کتاب ''تفسیر مظہری'' میں فرماتے ہیں :

''وآخرھم غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلی۔''(۱)
یعنی ان میں سب سے آخر غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ ہیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

'' کقول غوث الثقلین قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔''(۲)
یعنی جیسا کہ غوث الثقلین کا فرمان قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''قال غوث الثقلین السید السند محی الدین عبد القادر الجیلانی۔''(۳)
یعنی غوث الثقلین سید وسند محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''منھم غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلی

---

(۱) تفسیر المظہری، سورۃ آل عمران، ج ۲، ص ۱۰۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت
(۲) تفسیر المظہری، سورۃ النساء، ج ۲، ص ۳۵۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت
(۳) تفسیر المظہری، سورۃ الرعد، ج ۵، ص ۱۱۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت

الحسنی الحسینی۔"(۱)

یعنی انہیں میں سے غوث الثقلین محی الدین عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی :

شاہ رفیع الدین محدث دہلوی (متوفی ۱۲۳۳ھ) "شرح چہل کاف" کے خطبہ میں فرماتے ہیں :

"الحمدﷲ رب العٰلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وعلی آله وصحبه أجمعین أمابعد فیقول العبد المسکین محمد رفیع الدین الحقه اﷲ تعالی بسلفه الصالحین،ھذا شرح مختصر للأبیات القافیة الکافیة المنسوبة إلی شیخ الثقلین نور أهل الکونین صفوۃ الأصفیاء وسلطان الأولیاء إمامنا وسیدنا الغوث الأعظم الشیخ أبی محمد محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اﷲ تعالی عنه۔"(۲)

یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہان کا رب ہے اور درود و سلام نازل ہو رسولوں کے سردار (نبی کریم ﷺ) اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر۔ اما بعد! بندۂ حقیر رفیع الدین کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے سلف صالحین سے ملادے :

یہ اشعارِ قافیہ کافیہ کی مختصر شرح ہے جس کی نسبت جن و انس کے شیخ، اہلِ جہان کے نور، صوفیاے کرام کے محور، اولیاے کرام کے سردار ہمارے پیشوا اور

(۱) تفسیر المظھری، سورۃ الشوری، ج۸، ص ۲۶۲، دار إحیاء التراث العربی، بیروت

(۲) مجموعہ رسائل تسعہ، فارسی، رسالہ شرح چہل کاف، ص۷، مطبع احمدی، دہلی

ہمارے سرکار غوث اعظم شیخ ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف کی جاتی ہے۔

لقبِ غوث الثقلین اور اچھے میاں مارہروی :

شمس مارہرہ سید آل احمد اچھے میاں مارہروی (متوفی ۱۲۳۵ھ) فرماتے ہیں :

''از ہفت پشت خالصاً نمک پروردۂ جناب فیض مآب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین ایں خاندان برکاتیہ حمزویہ شدم آمدہ است۔''(۱)

یعنی یہ خاندان برکاتیہ حمزویہ سات پشت سے خالص حضور غوث الثقلین کا نمک پروردہ ہے۔

لقبِ غوث الثقلین اور حاجی فضل اللہ قندھاری :

خواجہ فضل اللہ قندھاری نقشبندی (متوفی ۱۲۳۸ھ) لکھتے ہیں :

''حضرت محبوب سجانی قطب ربانی غوث الثقلین کریم الطرفین شیخ الجن والانس جناب سید عبد القادر الجیلانی۔''(۲)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد شعیب ہروی :

شیخ محمد شعیب ہروی (متوفی ۱۲۳۸ھ) اپنی کتاب ''مرآۃ الاولیاء'' میں لکھتے ہیں :

''چنانچہ بصحبت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ در جیلان رسیدہ پنج ماہ و ہفت روز باایشاں بودند۔''(۳)

---

(۱) مدائح حضور نور، ص ۹۶، تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں

(۲) عمدۃ المقامات، فارسی، ص ۱۳۷، ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس، اکبری دروازہ، لاہور

(۳) مرآۃ الاولیاء، فارسی، ص ۱۱۷، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد

یعنی چناں چہ آپ (خواجہ معین الدین چشتی) غوث الثقلین کی خدمت میں جیلان میں پانچ ماہ سات دن رہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''واین احوال وکرامات حضرت غوث الاعظم کہ مرقوم گشتہ اند از ہزار یکی وبسیار اندکی است۔''(۱)

یعنی یہ احوال وکرامات حضرت غوث اعظم کے جو مرقوم ہیں ہزار سے ایک اور بسیار سے اند کے ہیں۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں آپ نے کئی مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو''غوث اعظم'' کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ :

شاہ عبد العزیز کا مقام ومرتبہ اہل حدیث اور اہل دیوبند کے یہاں کیا ہے پہلے وہ ملاحظہ کرلیں۔ نواب صدیق حسن قنوجی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے متعلق لکھتے ہیں :

''شاہ عبد العزیز بن الشیخ الأجل ولی اللہ المحدث الدھلوی بن الشیخ عبد الرحیم العمری رضی اللہ عنھم استاذ الأساتذۃ وإمام الجھابذۃ بقیۃ السلف حجۃ الخلف خاتم المفسرین والمحدثین بالدیار الھندیۃ۔ در وقت خود مرجع علما ومشایخ بودند دستگاہ ایشاں در جمیع علوم متداولہ وغیر متداولہ از فنون عقلیہ ونقلیہ فوق الوصف ست۔''(۲)

---

(۱) مرآۃ الاولیاء، فارسی، ص ۲۲۸، مرکز تحقیقات فارسی ایران وپاکستان، اسلام آباد

(۲) إتحاف النبلاء المتقین باحیاء آثر الفقھاء والمحدثین، مقصد دوم درذکر اکابر محدثین، حرف العین، ص ۲۹۶، مطبع نظامی، کانپور

یعنی شاہ عبد العزیز بن شیخ اجل ولی اللہ محدث دہلوی بن شیخ عبد الرحیم عمری ،استاذ الاساتذہ ،امام نقاد ،بقیۃ السلف ،حجۃ الخلف ،دیار ہند کے خاتم المفسرین والمحدثین تھے۔اپنے وقت میں علما ومشائخ کے مرجع تھے،معقولات ومنقولات میں سے تمام علوم متداولہ وغیر متداولہ میں ان کو جو دستگاہ حاصل تھی وہ بیان سے باہر ہے۔

معروف اہل حدیث عالم ابراہیم میر سیالکوٹی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے بارے میں لکھتے ہیں :

''بڑے بڑے علما آپ کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں اور فضلاء آپ کی تصنیف کردہ کتابوں پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔''(۱)

معروف اہل حدیث مؤرخ ابو یحیی امام خان نوشہروی لکھتا ہے :

''یہی وجہ ہے کہ آج ہندوستان کے جملہ سلاسل محدثین کا منتہا... شاہ عبد العزیز عن شاہ ولی اللہ ہے، بیرون ملک میں بھی اگر کسی اہم فتوی پر آپ کی مہر ثبت ہے تو پھر اس میں قیل وقال کی کوئی گنجائش نہیں۔''(۲)

سرفراز خان صفدر دیوبندی نے لکھا :

''بلاشک دیوبندی حضرات کے لیے حضرت شاہ عبد العزیز صاحب کا فیصلہ حکمِ آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔''(۳)

یہی حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی (متوفی ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں :

''بہ طفیل ایں محبوبے برخے از اولیاء امت اوراشمہ محبوبیت آں نصیب

---

(۱) تاریخ اہل حدیث،ص ۴۶۴،مکتبہ قدوسیہ،اردو بازار،لاہور

(۲) تراجم علمائے حدیث ہند،ج ا،ص ۵۰،مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ،کورٹ روڈ،کراچی

(۳) اتمام البرھان فی ردتوضیح البیان،ص ۱۳۸،مکتبہ صفدریہ،گوجرانوالہ

شدہ مسجود خلائق ومحبوبیت دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم وسلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما۔''(۱)

یعنی حضور ﷺ کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امت تک پہنچا ، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجودِ خلائق اور محبوبِ قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہما۔

ایک اور مقام پر شاہ عبد العزیز دہلوی فرماتے ہیں :

''روضہ حضرت غوث الاعظم را کہ کافی گویند تاریخ یازدہم بادشاہ وغیرہ اکابران شہر جمع گشتہ بعد نماز عصر کلام اللہ وقصاید مدحیہ وانچہ حضرت غوث در وقت غلبہ حالات فرمودہ اند وشوق انگیز بے مزامیر تا مغرب میخوانند۔''(۲)

یعنی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ شریف پر جس کو کافی کہتے ہیں گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے تمام بزرگ جمع ہوکر نماز عصر کے بعد کلام اللہ شریف وقصائد مدحیہ اور جو غوث پاک رحمہ اللہ تعالی نے غلبہ احوال کے وقت فرمایا ہے، مغرب تک بغیر مزامیر کے پڑھتے ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور علامہ عبد العزیز پرہاروی :

عمدۃ المتکلمین علامہ عبد العزیز پرہاروی (متوفی ۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں :

''غنیة الطالبین المنسوبة إلی الغوث الأعظم عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز۔''(۳)

(۱) تفسیر عزیزی ، فارسی ، پارہ عم، سورۃ الم نشرح ، ج ۳، ص ۲۲۹ ، المکتبۃ الحقانیۃ ، کوئٹہ ، پاکستان

(۲) ملفوظات شاہ عبد العزیز ، فارسی ، ص ۶۲ ، مطبع مجتبائی ، میرٹھ

(۳) النبراس شرح شرح العقائد النسفیۃ ، کرامات الأولیاء ، ص ۶۳۱ ، مکتبۃ یاسین ، إسطنبول ، ترکی

یعنی غنیۃ الطالبین جوغوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرف منسوب ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"ان الإمام أحمد صاحب المذهب، وعظيم المناقب، وفي مذهبه أئمة كبار ومشايخ عظام فمنهم الشيخ الغوث الأعظم عبدالقادر الجيلاني۔"(۱)

یعنی امام احمد بن حنبل مستقل فقہی مذہب کے امام اور عظیم مناقب کے مالک ہیں، آپ کے فقہی مذہب میں بڑے بڑے ائمہ اور مشائخ عظام مقلد ہیں جن میں سے حضرت شیخ غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی :

علامہ غلام علی نقشبندی مجددی دہلوی (متوی ۱۲۴۰ھ) فرماتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی سید محی الدین ابومحمد عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالی عنہ۔''(۲)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ ازیں انکار مطلع شدہ۔''(۳)

یعنی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو اس انکار کی اطلاع ہوئی۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

(۱) النبراس شرح شرح العقائد النسفیۃ، الکلام فی صفۃ الکلام، ص ۲۹۹، مکتبۃ یاسین، اِسطنبول، ترکی

(۲) درّ المعارف ملفوظات شاہ غلام علی مجددی، فارسی، ص ۱۳، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

(۳) درّ المعارف ملفوظات شاہ غلام علی مجددی، فارسی، ص ۵۱، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

''وحضرت غوث الاعظم محی الدین جیلانی۔''(۱)

اس کے علاوہ آپ کے ملفوظات ''درّ المعارف'' میں متعدد مقامات پر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم، غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

ایک اور مقام پر حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری آپ کے ملفوظات میں لکھتے ہیں :

''دست شمارا در دست حضرت غوث الاعظم دادیم۔''(۲)

یعنی تمہارا ہاتھ ہم نے حضرت غوث اعظم کے ہاتھ میں دیا۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''وایں طریقہ را مشائخ متقدمین مثل حضرت غوث الاعظم وسید الطائفہ حضرت جنید بغدادی ودیگر اولیاے کرام پسند نمودہ اند۔''(۳)

یعنی اس طریقہ کو مشائخ متقدمین جیسے حضرت غوث اعظم وسید الطائفہ جنید بغدادی اور دوسرے اولیاے کرام نے پسند کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ خالد نقشبندی :

شیخ خالد نقشبندی شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۴۳ھ) فرماتے ہیں :

''من ائمة الحنابلة الغوث الأعظم والإمام الأفخم

---

(۱) درّ المعارف ملفوظات شاہ غلام علی مجددی، فارسی، ص ۵۵، مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکی

(۲) ملفوظات شریفہ، ص ۱۲۴، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور

(۳) ملفوظات شریفہ، ص ۱۴۹، مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور

سیدی الشیخ عبدالقادر الجیلی قدس سرہ۔"(۱)

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ گل محمد احمد پوری :

خواجہ گل محمد احمد پوری (متوفی ۱۲۴۳ھ) اپنی کتاب "تکملہ سیر الآولیاء" میں لکھتے ہیں :

"غوث اعظم شیخ محی الدین شہِ ارض وسما حضرت شیخ المشایخ شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ عنا۔"(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"الکرم یا غوث اعظم۔"(۳)

یعنی اے غوث اعظم! کرم فرمائیے۔

لقبِ غوث الثقلین اور شاہ ابوسعید مجددی :

شاہ ابوسعید فاروقی مجددی (متوفی ۱۲۵۰ھ) اپنی کتاب "ہدایۃ الطالبین" میں لکھتے ہیں :

"درمراقبہ دیدم کہ جناب مبارک حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ تشریف ارزانی فرمودند وبطورے بر گردن غلام خود نشستہ اند کہ ہر دو پائے مبارک آں حضرت برابر سینۂ من ہستند۔"(۴)

یعنی میں نے مراقبہ میں دیکھا کہ حضرت غوث الثقلین (شیخ عبد القادر

---

(۱) بغیۃ الواجد فی مکتوبات حضرت مولانا خالد، ص ۸۰، مکتبۃ سیدا، دیار بکر، ترکی

(۲) تکملہ سیر الآولیاء، فارسی، وصل ششم، ص ۶۱، مطبع رضوی، دہلی

(۳) تکملہ سیر الآولیاء، فارسی، وصل ششم، ص ۶۴، مطبع رضوی، دہلی

(۴) ہدایۃ الطالبین ومرقاۃ السالکین، ص ۷۸، ادارۂ مجددیہ، ناظم آباد، کراچی

جیلانی) رضی اللہ عنہ تشریف لائے ہیں اور میری گردن پر اس طرح بیٹھے ہیں کہ آپ کے دونوں پاؤں میرے سینے کے برابر ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور امام ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ :

تیرہویں صدی کے مجدد صاحبِ رد المختار علامہ ابن عابدین شامی (متوفی ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں :

"فنزل فی زاویۃ الغوث الأعظم سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلی۔"(۱)

یعنی پھر آپ (شیخ خالد نقشبندی) نے غوث اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خانقاہ میں نزول فرمایا۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد صادق قادری احمد آبادی :

شیخ محمد صادق قادری شہابی احمد آبادی (متوفی ۱۲۵۵ھ) "مناقب غوثیہ" میں فرماتے ہیں :

"حضرت سلطان الاولیاء غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔"(۲)

اس کے علاوہ متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو "غوث اعظم، غوث الثقلین" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ سلیمان تونسوی :

سلسلہ چشت کے عظیم بزرگ خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی (متوفی

---

(۱) مجموعۃ رسائل ابن عابدین، سل الحسام الھندی لنصرۃ مولانا خالد النقشبندی، ج ۲، ص ۳۲۲، عالم الکتب، بیروت

(۲) مناقب غوثیہ، فارسی، ص ۲، المکتبۃ النوشاہیہ، نوشہ پور شریف، جہلم

۱۲٦۷ھ) فرماتے ہیں :

''از ولی اللہ خوارق ظاہر شود آں را کرامت گویند چنانچہ از غوث الاعظم وخواجگان چشت اہل شرع بہ ظہور آمد۔''(۱)

یعنی اللہ کے ولی سے جو خوارق ظاہر ہوتے ہیں اسے کرامت کہتے ہیں ،جیسا کہ حضور غوث اعظم اور خواجگانِ چشت اہل شرع بزرگوں سے ظاہر ہوئیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''جناب غوث الاعظم در غنیۃ الطالبین نوشتہ۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم نے ''غنیۃ الطالبین'' میں لکھا ہے۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''دو کس از ابدال بر ہوا طیران کردہ نزد روضہ مطہرہ حضرت غوث الثقلین قدس سرہ العزیز رسیدند۔''(۳)

یعنی دو ابدال ہوا میں اڑتے ہوئے حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کے روضہ پاک کے نزدیک پہنچے۔

لقبِ غوث اعظم اور ارتضا علی خان بخاری :

قاضی ارتضا علی خان بخاری صفوی (متوفی ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں :

''وأدی رکعتی النفل بنیۃ إرسال ثوابھا علی أرواح خاتم المرسلین ﷺ وسادتنا الغوث الأعظم وقطب الدین أحمد وعلی

---

(۱) انتخاب مناقب سلیمانیہ، فارسی، ص ۱۲۹، حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور

(۲) انتخاب مناقب سلیمانیہ، فارسی، ص ۱۰۹، حمیدیہ سٹیم پریس، لاہور

(۳) نافع السالکین ملفوظات خواجہ سلیمان، فارسی، ص ٦۷، مطبع مرتضوی، دہلی

الدین أحمد قدس الله أرواحهم ۔"(۱)

یعنی دو رکعت نفل نماز ادا کرے اس نیت سے کہ اس کا ثواب خاتم المرسلین ﷺ اور غوث اعظم، قطب الدین احمد اور علی الدین احمد کی روحوں کو ارسال کرے گا۔

لقبِ غوث اعظم اور مخدوم فضل اللہ حنفی :

مخدوم فضل اللہ پاٹائی حنفی (متوفی ۱۲۹۴ھ) اپنی کتاب ''کشف مبھم مشکلات''میں لکھتے ہیں :

''کردن یازدہم غوث اعظم از باب اکرام ولی است۔''(۲)

یعنی حضرت غوث اعظم کی گیارہویں کرنا ولی کی عزت کرنے کے باب سے ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ شمس الدین سیالوی :

سلسلۂ چشت کے عظیم بزرگ خواجہ شمس الدین سیالوی (متوفی ۱۳۰۰ھ) فرماتے ہیں :

''سخن در کرامت وشرافت حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر رضی اللہ تعالی عنہ۔''(۳)

یعنی حضرت غوث اعظم کی عظمت و بزرگی کے بیان میں۔

---

(۱) منحۃ السراء فی شرح الدعاء المسمی بکاشف الضراء، ص ۴۴، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) کشف مبھم مشکلات، فارسی سندھی، ص ۴۸، مکتبہ اشرفیہ، دار العلوم الاشرفیۃ المجددیۃ درگاہ عالیہ ویھڑ شریف، سندھ

(۳) مرآۃ العاشقین ملفوظات خواجہ شمس الدین، فارسی، مرآت ہفتم، ص ۳۵، مطبع مصطفائی، لاہور

لقبِ غوث اور شیخ حسن عدوی حمزاوی :

شیخ حسن عدوی حمزاوی (متوفی ۱۳۰۳ھ) لکھتے ہیں :

"عن الغوث الجیلانی۔"(۱)

لقبِ غوث الثقلین اور ابوالحسنات عبدالحی لکھنوی :

ابوالحسنات علامہ عبدالحی بن عبدالحلیم لکھنوی (متوفی ۱۳۰۴ھ) فرماتے ہیں :

"وھو ما ذکرہ غوث الثقلین فی غنیۃ الطالبین۔"(۲)

یعنی اس حدیث (صلاۃ الرغائب) کو غوث الثقلین نے "غنیۃ الطالبین" میں ذکر کیا ہے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"القطب الربانی والغوث الصمدانی الشیخ محی الدین عبد القادر الحسنی الجیلانی۔"(۳)

ایک اور تصنیف میں فرماتے ہیں :

"ان غوث الثقلین بنفسہ ذکر فی غنیتہ أبا حنیفۃ بلفظ الإمام۔"(۴)

یعنی بے شک غوث الثقلین نے خود "غنیۃ الطالبین" میں ابوحنیفہ رضی اللہ

---

(۱) النفحات النبویۃ فی الفضائل العاشوریۃ، ص ۹۹، بکس پبلشر، بیروت

(۲) الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ، حدیث صلاۃ الرغائب، ص ۶۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الآثار المرفوعۃ فی الأخبار الموضوعۃ، حدیث صلاۃ الرغائب، ص ۷۵۔ دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل، ص ۳۷۷، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب

عنہ کو لفظ امام کے ساتھ یاد کیا۔

ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں :

"وغوث الأقطاب الجيلاني في غنية الطالبين۔"(۱)

یعنی غوث الاقطاب جیلانی رضی اللہ عنہ نے "غنیۃ الطالبین" میں فرمایا۔

لقبِ غوث اعظم اور مفتی غلام سرور لاہوری :

صاحبِ خزینۃ الاصفیاء مفتی غلام سرور قریشی لاہوری (متوفی ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

"افسرِ اہل صفا حضرت غوث الثقلین گشت محبوب خدا حضرت غوث الثقلین۔"(۲)

یعنی صوفیاے کرام کے سردار حضرت غوث الثقلین ہیں، غوث الثقلین محبوبِ خدا کے درجہ پر فائز ہیں۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"غوث الثقلین وغوث الاعظم والفرد الافخم والبازی الاشہب قطب ربانی محبوب سبحانی شیخ ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔"(۳)

اس کے علاوہ اس کتاب میں متعدد جگہوں پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "غوث اعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

اپنی دوسری کتاب "خزینۃ الآصفیاء" میں لکھتے ہیں :

---

(۱) ظفر الآمانی بشرح مختصر السید الشریف الجرجانی، ص ۲۶۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) گلدستہ کرامات، ص ۲۴، مکتبہ اشرفیہ، مرید کے، شیخو پورہ

(۳) گلدستہ کرامات، ص ۲۷، مکتبہ اشرفیہ، مرید کے، شیخو پورہ

''غوث الثقلین محی الدین سلطان شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ۔''(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔''(۲)

اس کے علاوہ ''خزینۃ الاصفیاء'' میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث اعظم، غوث الثقلین کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ محمد حسن صابری چشتی :

شاہ محمد حسن صابری چشتی رام پوری (متوفی ۱۳۱۲ھ) سلسلۂ چشت کے متاخرین اکابر میں سے ہیں۔آپ اپنی کتاب ''حقیقت گلزار صابری'' میں تحریر فرماتے ہیں :

''اب حسن درویش سے اے دوستو حال کچھ کچھ غوث اعظم کا سنو۔''(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''قطب عالم غوث اعظم کا خطاب۔''(۴)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''قطب ربانی غوث الصمدانی شیخ محی الدین ابومحمد سید عبد القادر جیلانی۔''(۵)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

---

(۱) خزینۃ الاصفیاء، فارسی، ج۱،ص ۹۴، مطبع ثمر ہند، لکھنؤ

(۲) خزینۃ الاصفیاء، فارسی، ج۱،ص ۱۳۵، مطبع ثمر ہند، لکھنؤ

(۳) حقیقت گلزار صابری، ص۴۱، مطبع حسنی، رامپور

(۴) حقیقت گلزار صابری، ص۴۲، مطبع حسنی، رامپور

(۵) حقیقت گلزار صابری، ص۷۳، مطبع حسنی، رامپور

"الحمد للہ یا غوث الاعظم دستگیر۔"(۱)

اس کے علاوہ آپ نے متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے "غوث پاک، غوث صمدانی وغیرہ کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی :

شاہ فضل الرحمن گنج مراد آبادی (متوفی ۱۳۱۳ھ) فرماتے ہیں :

"ہاں ہاں شیرینی لے آؤ ہم فاتحہ کر دیں غوث اعظم (رضی اللہ تعالی عنہ) تو ہمارے پرنانا ہیں۔"(۲)

لقبِ غوث اور بہاء الدین بیطار شامی :

شیخ محمد بہاء الدین بیطار شامی (متوفی ۱۳۱۴ھ) فرماتے ہیں :

"و کذا قال الغوث الجیلی۔"(۳)

یعنی ایسا ہی غوث جیلانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ توکل شاہ انبالوی :

حضرت خواجہ توکل شاہ انبالوی (متوفی ۱۳۱۵ھ) سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم بزرگ گزرے ہیں۔آپ کے ملفوظات کو آپ کے خلیفہ خواجہ محبوب عالم سیدوی (متوفی ۱۳۴۹ھ) نے "ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب" کے نام سے جمع کیا ہے، اس میں خواجہ محبوب عالم سیدوی اپنے شیخ خواجہ توکل شاہ انبالوی کا فرمان نقل کرتے

---

(۱) حقیقت گلزار صابری، ص ۹۸، مطبع حسنی، رامپور

(۲) رحمت ونعمت، ص ۱۲۸، لیتھو برقی پریس، نئی سڑک، کانپور

(۳) النفحات الأقدسیۃ فی شرح الصلوات الاحمدیۃ الادریسیۃ، شرح الصلاۃ الحادیۃ عشر، ص ۳۱۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ہوئے لکھتے ہیں :

''پھر فرمایا: حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم اپنے حجرے میں بیٹھے ہوئے عبادت میں مشغول تھے ۔ہم نے دیکھا کہ نور کی بڑی چمکدار اور روشن تجلی ظاہر ہوئی۔''(۱)

خواجہ محبوب عالم سیدوی بھی شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو''غوث اعظم '' کے لقب سے یاد فرماتے تھے۔ایک مقام پر لکھتے ہیں :

''میں نے عرض کیا کہ حضور حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے موافق جب یہ تمام زمین رائی کے دانے کے برابر ہوئی تو خزانے بھی تو نظر آتے ہوں گے؟''(۲)

خواجہ محبوب عالم سیدوی ایک مقام پر اپنے شیخ خواجہ توکل شاہ انبالوی کا معمول بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

''نماز صبح سے پہلے بغداد شریف کی طرف متوجہ ہو کر روضہ مبارک حضرت پیرانِ پیر غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور سرہند شریف کی طرف متوجہ ہو کر روح مطہر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض لیتے تھے۔(۳)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عبدالقادر بن محی الدین اربلی :

صاحبِ تفریح الخاطر شیخ عبدالقادر بن محی الدین اربلی (متوفی ۱۳۱۵ھ)

(۱) ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب، ص ۲۶۸، مکتبہ توکلیہ محبوبیہ، سیدا شریف، منڈی بہاؤالدین، پاکستان

(۲) ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب، ص ۳۰۸، مکتبہ توکلیہ محبوبیہ، سیدا شریف، منڈی بہاؤالدین، پاکستان

(۳) ذکر خیر المعروف بہ صحیفہ محبوب، ص ۴۱۳، مکتبہ توکلیہ محبوبیہ، سیدا شریف، منڈی بہاؤالدین، پاکستان

لکھتے ہیں :

"ان سیدنا الشیخ عبدالقادر الکیلانی ھو الغوث الأعظم ۔"(۱)

یعنی بے شک ہمارے سردار شیخ عبدالقادر جیلانی غوث اعظم ہیں۔

اس کے علاوہ متعدد مقامات پر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو "غوث اعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور خواجہ غلام فرید :

خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۱۹ھ) فرماتے ہیں :

"حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ۔"(۲)

لقبِ غوث اعظم اور تاج الفحول علامہ عبدالقادر بدایونی :

تاج الفحول شاہ عبدالقادر بدایونی (متوفی ۱۳۱۹ھ) فرماتے ہیں :

"مرا دل ہے خزینہ وصف و مدح غوث اعظم کا مرا سینہ سفینہ ہے ثنائے قطب اکرم کا۔"(۳)

لقبِ غوث اعظم اور مرزا آفتاب بیگ چشتی :

خواجہ شمس الدین سیالوی کے خلیفہ مرزا آفتاب بیگ چشتی (متوفی ۱۳۲۳ھ) اپنی کتاب "تحفۃ الابرار" میں لکھتے ہیں :

(۱) تفریح الخاطر فی ترجمۃ الشیخ عبدالقادر، ص ۷، مکتبہ ومطبعۃ طہ فوترا، سماراغ، انڈونیشیا

(۲) مقابیس المجالس المعروف بہ اشارات فریدی، فارسی، حصہ دوم، مقبوس ۱۵، ص ۳۰، مطبع مفید عام، آگرہ

(۳) دیوان تاج الفحول، ص ۲۲، آل انڈیا اعلی حضرت تاج الفحول اکیڈمی، بدایوں شریف

''حضرت غوث الاعظم شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور غلام حیدر شاہ جلال پوری :

خلیفۂ خواجہ شمس الدین سیالوی خواجہ غلام حیدر شاہ جلال پوری (متوفی ۱۳۲۶ھ) فرماتے ہیں :

''چوں حضرت غوث الاعظم بر منبر کلمہ قدمی بر زبان آوردند ہر یک از مشایخان حاضر وغائب نعم نعم گفتہ سر فرو بردند واز خواجہ قطب الدین بختیار کا کی منقول ست کہ من در حضور خواجہ معین الدین بودم ناگاہ خواجہ بزرگ سر فرو کردہ فرمودند بل علی حدقۃ عینی واز خواجہ نصیر الدین منقول ست کہ بریں لفظ خواجہ بزرگ بر زبان مبارک غوث الاعظم برآمد کہ میشاید کہ ایں مرد عنقریب سلطان الہند میگردد۔''(۲)

یعنی جب حضرت غوث اعظم نے منبر پر قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو حاضر وغائب تمام مشائخ نے ہاں ہاں کہہ کر سر کو جھکا لیا اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کا کی سے منقول ہے کہ میں خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر تھا، اچانک حضرت خواجہ نے سر کو جھکا کر فرمایا : بلکہ میری آنکھ کی پتلیوں پر ،حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی سے منقول ہے کہ خواجہ غریب نواز کے اس لفظ پر غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا : یہ مرد عنقریب سلطان الہند ہوگا۔

کیا حضرت خواجہ غریب نواز، خواجہ قطب الدین بختیار کا کی، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رضی اللہ عنہم پر بھی شرک کا فتوی لگے گا کہ یہ حضرات بھی شیخ

---

(۱) تحفۃ الآبرار، جدول ثالث، ص ۶، مطبع رضوی، دہلی

(۲) نفحات المحبوب فی احیاء القلوب المعروف ملفوظات حیدریہ، فارسی، ص ۲۴، کارخانہ بلالی سٹیم پریس، ساڈھورہ

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو غوث اعظم مانتے ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور شاہ ابوالحسین احمد نوری :

سراج السالکین سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی (متوفی ۱۳۲۴ھ) ”سراج العوارف“ کے خطبہ میں فرماتے ہیں :

”غوث الثقلین وغیث الکونین وغیاث الدارین ومغیث الملوین ولی الاولیاءوفرد الاصفیاءالقطب الربانی أبی محمد السید الشیخ الإمام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ۔“(۱)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

”در شریعت متبع امام اعظم ابوحنیفہ کوفی ودر طریقت متبع حضرت غوث الاعظم جیلی رضی اللہ تعالی عنہما باشند۔“(۲)

یعنی شریعت میں امام اعظم ابوحنیفہ اور طریقت میں حضرت غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالی عنہما کے متبع رہیں۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں متعدد مقامات پر آپ نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو ”غوث اعظم“ کے لقب سے یاد کیا ہے۔

اپنی دوسری کتاب ”رسالہ سوال وجواب“ میں ایک مقام پر لکھتے ہیں :

”مثل ائمہ اطہار وغوث الثقلین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین۔“(۳)

---

(۱) سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، فارسی، ص ۳، وکٹوریہ پریس، بدایوں

(۲) سراج العوارف فی الوصایا والمعارف، فارسی، لمعۂ اولی در وصایا، ص ۶، وکٹوریہ پریس، بدایوں

(۳) رسالہ سوال وجواب، فارسی، ص ۲، مطبع تجارت متفقہ اسلامیہ، میرٹھ

اپنی کتاب ''العسل المصفی''میں ایک مقام پر لکھتے ہیں :

''خصوصاً حضرت مولی علی وحضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہما۔''(۱)

لقبِ غوث الأغواث اورحسن زمان حیدرآبادی :

شیخ حسن زماں حیدرآبادی (متوفی ۱۳۲۸ھ) اپنی کتاب ''القول المستحسن''میں لکھتے ہیں :

"غوث الأغواث قطب الأقطاب فرد الأحباب السيد السند الملقب كرامة من الدين بمحى الدين أبي محمد عبد القادر الحسني الجيلي۔"(۲)

لقبِ غوث صمدانی اورابوالھدی صیادی رفاعی :

سید ابوالھدی صیادی رفاعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۲۸ھ) فرماتے ہیں :

"الغوث الصمداني مولانا الشيخ عبدالقادر الجيلاني رضي الله عنه۔"(۳)

لقبِ غوث الثقلین اورشیخ محمد مصطفی ماءالعینین :

شیخ محمد مصطفی ماء العینین بن شیخ محمد فاضل القلقمی (متوفی ۱۳۲۸ھ)

---

(۱) العسل المصفی فی عقائد أرباب سنۃ المصطفی المعروف بہ عقائد اہل سنت، ص ۲۰، نوری دارالاشاعت، اندور، ایم پی

(۲) القول المستحسن فی شرح فخرالحسن، ص ۵۴۹، مطبع عزیز دکن، حیدرآباد، دکن

(۳) قلادۃ الجواھر فی ذکر الغوث الرفاعی وأتباعہ الأکابر، الباب التاسع فی ذکر بعض أعیان ذریتہ ....الخ، ص ۴۲۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

فرماتے ہیں :

"روح غوث الثقلين سيدی عبد القادر الجيلی۔"(۱)

یعنی غوث الثقلین سیدی عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی روح۔

لقبِ غوث اعظم اور سید امام الدین احمد گلشن آبادی :

عظیم مؤرخ سید امام الدین احمد نقوی گلشن آبادی (متوفی ۱۳۳۱ھ) لکھتے ہیں :

"حضرت غوث الاعظم سیدنا عبد القادر جیلانی قدس سرہ۔"(۲)

لقبِ غوث اعظم اور سید برہان الدین قادری :

سید برہان الدین قادری مہاجر مدنی اپنی کتاب "فوز المرام" (مرتبہ ۱۳۳۲ھ) میں لکھتے ہیں :

"حضرت غوث اعظم محی الدین سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔"(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"سيدنا ومرشدنا الغوث الأعظم محی الدين أبو محمد السيد عبد القادر جيلانی۔"(۴)

اس کے علاوہ اس کتاب میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث اعظم کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

---

(۱) نعت البدایات وتوصیف النہایات، ص ۱۷۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) تذکرۃ الانساب، ص ۳۵، افضل المطابع، دہلی

(۳) فوز المرام فی طبقات اولیاء الکرام، ص ۸۰، مفید دکن پریس، حیدر آباد، دکن

(۴) فوز المرام فی طبقات اولیاء الکرام، ص ۲۹۸، مفید دکن پریس، حیدر آباد، دکن

لقبِ غوث اعظم اور شیخ ابن عزوز مکی ادریسی رحمۃ اللہ علیہ :

شیخ محمد بن مصطفی بن عزوز مکی ادریسی (متوفی ۱۳۳۴ھ) نے ایک کتاب بنام "السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی"، لکھی، اس میں یوں لکھتے ہیں :

"غوث الدائرۃ۔"(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"وھما أعنی النسبین الروحانی والجسمانی جناحا ذلك الغوث الأعظم اللذان طار بھما مطاراً خیر الأفکار۔"(۲)

یعنی نسبت روحانی اور جسمانی (روحانی نسب وجسمانی نسب) یہ دونوں غوث اعظم کے وہ دو پر ہیں جن کے ذریعے وہ بہترین افکار کی پرواز کرتے ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عبدالرزاق المیدانی رحمۃ اللہ علیہ :

شیخ عبدالرزاق بن حسن بن ابراہیم بیطار میدانی دمشقی (متوفی ۱۳۳۵ھ) لکھتے ہیں :

"الغوث الأعظم سیدنا الشیخ عبدالقادر الجیلی قدس سرہ الأقوم۔"(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"سیدنا الغوث الأعظم والقطب الأکرم السید عبد

---

(۱) السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی مع سرالأسرار، ص ۴۰۴، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) السیف الربانی فی عنق المعترض علی الغوث الجیلانی مع سرالأسرار، ص ۴۲۸، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، ص ۵۸۰، دار صادر، بیروت

القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ۔"(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"الغوث الأعظم والقطب الأفخم سیدی عبد القادر الجیلانی قدس سرہ۔"(۲)

لقبِ غوث اعظم اور مرزا عبد الستار بیگ سہسرامی :

مرزا عبد الستار بیگ سہسرامی مجددی (متوفی ۱۳۳۷ھ) اپنی کتاب "مسالک السالکین" میں لکھتے ہیں :

"حضرت قطب العالم غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔"(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"شیخ محمد برہانپوری فرماتے ہیں کہ امت محمدیہ میں دو ولی ایسے کامل اکمل پیدا ہوئے ہیں کہ جن کا نظیر روے زمین پر پیدا نہیں ہوا ایک حضرت قطب العالم غوث الاعظم دوسرے حضرت شیخ محی الدین العربی۔"(۴)

ایک عورت کا واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"یا غوث الأعظم الغیاث الغیاث۔"(۵)

لقبِ غوث اعظم اور سید احمد علی بٹالوی :

صاحبِ نصر المقلدین سید احمد علی بٹالوی (متوفی ۱۳۴۵ھ) لکھتے ہیں :

---

(۱) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، ص ۱۳۱۵، دار صادر، بیروت

(۲) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، ص ۱۵۹۱، دار صادر، بیروت

(۳) مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین، ج ۱، ص ۳۲۹، مطبع مفید عام، آگرہ

(۴) مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین، ج ۱، ص ۳۴۴، مطبع مفید عام، آگرہ

(۵) مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین، ج ۱، ص ۳۴۷، مطبع مفید عام، آگرہ

''حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور یوسف بن اسماعیل نبہانی :

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی ۱۳۵۰ھ) فرماتے ہیں :

''قطب الأقطاب الشهير وإمام الأولياء الكبير الغوث الأعظم سيدى عبد القادر الجيلانى قدس الله سره العزيز۔''(۲)

ایک اور تصنیف میں فرماتے ہیں :

''وهذا الغوث الأعظم سيدنا عبد القادر الجيلانى رضى الله عنه۔''(۳)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''كلام الغوث الأعظم سيدنا عبد القادر الجيلانى الحنبلى۔''(۴)

یعنی غوث اعظم سیدنا عبد القادر جیلانی حنبلی رضی اللہ عنہ کا کلام۔

اپنی کتاب ''جواہر البحار'' میں لکھتے ہیں :

''قد ذكرنا كلامه يعنى الغوث الأعظم سيدى عبد القادر الجيلانى۔''(۵)

---

(۱) سرور الخاطر الفاتر فی نداء یا شیخ عبد القادر، ص ۱۷، حامد اینڈ کمپنی، اردو بازار، لاہور

(۲) مفرج الکروب ومفرح القلوب، ص ۷۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق، ص ۴۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) شواہد الحق فی الاستغاثۃ بسید الخلق، ص ۷۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۵) جواہر البحار فی فضائل النبی المختار، ج ۴، ص ۲۳۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

یعنی ہم نے غوث اعظم سیدی عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام ذکر کردیا۔

ایک اور تصنیف میں فرماتے ہیں :

"الغوث الأعظم سيدنا عبد القادر الجيلانى ۔"(۱)

اپنی کتاب "الأساليب البديعة" میں لکھتے ہیں :

"والإمام الغوث الأعظم سيدى عبد القادر الجيلانى الحنبلى ۔"(۲)

اسی کتاب میں ایک مقام پر لکھتے ہیں :

"الغوث الجيلانى ۔"(۳)

ایک اور کتاب میں لکھتے ہیں :

"الغوث الأعظم سيدنا عبد القادر الجيلانى رضى الله عنه ۔"(۴)

لقبِ غوث الثقلین اور بیدم شاہ وارثی :

حضرت بیدم شاہ وارثی (متوفی ۱۳۵۴ھ) لکھتے ہیں :

"آپ کا طالب دیدار ہوں غوث الثقلین روئے زیبا مجھے دکھلائیے شیئاً

---

(۱) جامع کرامات الأولیاء، ج ۱، ص ۴۷۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) الأسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ و إقناع الشیعۃ مع شواھد الحق، ص ۳۴۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الأسالیب البدیعۃ فی فضل الصحابۃ و إقناع الشیعۃ مع شواھد الحق، ص ۳۵۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) جامع الثناء علی اللہ، الفصل الرابع، ص ۴۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

للہ۔‘‘(۱)

لقبِ غوث الثقلین اور شیخ مراد مکی :

شیخ محمد مراد منزلوی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۵۲ھ) فرماتے ہیں :

’’کما یدل علیه کلام غوث الثقلین عبد القادر الجیلانی رضی الله عنه۔‘‘(۲)

یعنی جیسا کہ اس پر غوث الثقلین شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا کلام دلیل ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ المشائخ سید علی حسین اشرفی :

تاجدارِ کچھوچھہ شیخ المشائخ سیدنا شاہ علی حسین اشرفی کچھوچھوی (متوفی ۱۳۵۵ھ) نے اپنی کتاب ’’صحائفِ اشرفی‘‘ میں شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی بارگاہ میں ایک منقبت لکھی ہے جس کے ہر شعر میں آپ کو ’’غوث اعظم شاہ جیلاں‘‘ لکھا ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے :

’’اے نورِ نظر سلطانِ امم غوث اعظم شاہ جیلاں سرچشمۂ فیض و بحرِ کرم غوث اعظم شاہ جیلاں۔‘‘(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

’’حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی۔‘‘(۴)

---

(۱) مصحفِ بیدم، ص ۱۳۱، الکتاب، گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) عطیۃ الوهاب الفاصلۃ بین الخطا والصواب، ص ۱۰۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) صحائف اشرفی، حصہ اول، ص ۱۷۰، ادارہ فیضان اشرف دار العلوم محمدیہ، باؤلا مسجد، دلائل روڈ، ممبئی

(۴) صحائف اشرفی، حصہ اول، ص ۱۲۶، ادارہ فیضان اشرف دار العلوم محمدیہ، باؤلا مسجد، دلائل روڈ، ممبئی

لقبِ غوث اعظم اور پیر مہر علی گولڑوی :

تاجدارِ گولڑہ پیر سیدنا مہر علی شاہ گولڑوی (متوفی ۱۳۵۶ھ) لکھتے ہیں :

''حضرت مجدد الف ثانی دوسری جلد کے آخری مکتوب میں حضور غوث اعظم کے بارے میں فرماتے ہیں۔''(۱)

لقبِ غوث اعظم اور عبد المالک کھوڑوی :

ابو البرکات مولانا عبد المالک کھوڑوی (متوفی ۱۳۶۰ھ) فرماتے ہیں :

''غوث اعظم قبول فرمایند۔''(۲)

یعنی غوث اعظم قبول فرمائیں۔

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین قطب الاقطاب شیخ محی الدین ابومحمد عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور محمد عبد الباقی الآیوبی :

شیخ محمد عبد الباقی آیوبی (متوفی ۱۳۶۴ھ) لکھتے ہیں :

''الغوث الأعظم قطب الأقطاب باز الله الأشهب أبي محمد محي الدين عبد القادر بن أبي صالح۔''(۴)

لقبِ غوث اعظم اور سید حسرت موہانی :

---

(۱) فتاوی مہریہ، ص ۶۲، رقم ۲۰، کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ، گولڑہ شریف

(۲) الجواہر المضیّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ، ص ۴۲، نوری بک ڈپو، لاہور

(۳) الجواہر المضیّہ فی شرح القصیدۃ الغوثیہ، ص ۴۳، نوری بک ڈپو، لاہور

(۴) المناهل السلسلة فی الآحادیث المسلسلة، ص ۳۴۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

مجاہد آزادی ہند مولانا سید فضل الحسن حسرت موہانی (متوفی ۱۳۷۰ھ) نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی شان میں ایک منقبت لکھی ہے جس کے ہر شعر میں لقب غوث اعظم استعمال کیا ہے، اس کا پہلا شعر یہ ہے :

"کرو کچھ تو ارشاد یا غوث الاعظم سنو میری فریاد یا غوث الاعظم ۔"(۱)

لقبِ غوث اعظم اور علامہ زاہد الکوثری :

شیخ محمد زاہد الکوثری (متوفی ۱۳۷۱ھ) فرماتے ہیں :

"وحضر مجلس الغوث الأعظم عبد القادر الکیلانی ۔"(۲)

یعنی آپ (شیخ یوسف ہمدانی) غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے ۔

لقبِ غوث صمدانی اور علامہ شہاب الدین کویاشالیاتی :

علامہ شہاب الدین احمد کویاشالیاتی (متوفی ۱۳۷۴ھ) فرماتے ہیں :

"الشیخ الربانی والغوث الصمدانی القطب السید محی الدین عبد القادر الجیلانی ۔"(۳)

لقبِ غوث اعظم اور اعظم نوشاہی قادری :

مولانا محمد اعظم قادری نوشاہی (متوفی ۱۳۷۵ھ) لکھتے ہیں :

"قطب ربانی محبوب سبحانی مطلوب ربانی سیدنا عبد القادر جیلانی غوث

---

(۱) دیوان حسرت موہانی، حصہ ششم، ص ۱۶، الناظر پریس، لکھنؤ

(۲) إرغام المرید فی شرح النظم العتید لتوسل المرید، ص ۷۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) شرح الشالیاتی علی الارشادات الجفریۃ فی الرد علی الضلالات النجدیۃ، ص ۲۶، کالی کٹ، کیرلا

الثقلین۔''(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم اگرچہ اولیاء اللہ سے نسبتاً باز کا درجہ رکھتے ہیں۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔''(۳)

لقبِ غوث الثقلین اور سید سلطان احمد چشتی :

خواجہ سید سلطان احمد چشتی شیخپوروی (متوفی ۱۳۸۲ھ) لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الثقلین میر سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔''(۴)

لقبِ غوث اعظم اور عبد الحفیظ فاسی :

علامہ عبد الحفیظ بن محمد طاہر بن عبد الکبیر فاسی (متوفی ۱۳۸۳ھ) فرماتے ہیں :

''الغوث الأعظم سيدى الشيخ عبدالقادر الجيلى الشريف الحسنى رضى الله عنه۔''(۵)

لقبِ غوث الثقلین اور فیض عالم ہزاروی :

قاضی فیض عالم ہزاروی فرماتے ہیں :

---

(۱) العصیدۃ الیوسفیۃ لقارئ القصیدۃ الغوثیۃ، ص ۱۶، ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، شیخوپورہ

(۲) العصیدۃ الیوسفیۃ لقارئ القصیدۃ الغوثیۃ، ص ۴۵، ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، شیخوپورہ

(۳) العصیدۃ الیوسفیۃ لقارئ القصیدۃ الغوثیۃ، ص ۹۳، ادارہ معارف نوشاہیہ اعظمیہ، مریدکے، شیخوپورہ

(۴) کتاب الأنساب، فارسی، ص ۱۴، قلمی

(۵) معجم الشیوخ، حرف الألف، ج ۱، ص ۹۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

''مسئلہ در بیان عرس حضرت غوث الثقلین۔''(۱)

یعنی مسئلہ حضرت غوث الثقلین کے عرس کے بیان میں۔

اسی مسئلہ کے ضمن میں فرماتے ہیں :

''از ہمیں جنس است طعام یازدہم کہ عرس حضرت غوث الثقلین کریم الطرفین قرۃ عین الحسنین محبوب سبحانی قطب الربانی سیدنا ومولانا فرد الافراد أبی محمد الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی ست۔''(۲)

یعنی گیارہویں کا طعام بھی اسی جنس سے ہے کہ حضرت غوث الثقلین، کریم الطرفین، قرۃ عین الحسنین، محبوب سبحانی، قطب ربانی سیدنا ومولانا محی الدین عبد القادر جیلانی کا عرس ہے۔

لقبِ غوث الثقلین اور علامہ عمیم الاحسان مجددی :

علامہ شیخ محمد عمیم الاحسان مجددی برکتی (متوفی ۱۳۹۵ھ) لکھتے ہیں :

''غوث الثقلین سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی الحسنی۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور قلندر علی سہروردی :

سلسلۂ سہروردیہ کے عظیم بزرگ ابوالفیض قلندر علی سہروردی (متوفی ۱۴۰۳ھ) لکھتے ہیں :

''قطب الاقطاب غوثیت مآب محبوب سبحانی غوث صمدانی پیر پیراں سیدنا

---

(۱) وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط، فارسی، ص ۸۰، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

(۲) وجیز الصراط فی مسائل الصدقات والاسقاط، فارسی، ص ۸۲، مؤسسۃ الشرف، لاہور، پاکستان

(۳) التعریفات الفقہیہ، حرف المیم، ص ۱۹۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔"(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"سیدنا غوث الاعظم کی بارگاہ بھی کیسی بلند بارگاہ ہے۔"(۲)

اس کے علاوہ "صحیفہ غوثیہ" میں شیخ قلندر علی سہروردی نے اکثر مقامات پر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو نام لینے کی بجائے "غوث الاعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور سید احمد سعید کاظمی :

غزالیِ دوراں سید احمد سعید کاظمی (متوفی ۱۴۰۶ھ) اپنی کتاب "تسکین الخواطر" کے آغاز میں لکھتے ہیں :

"اس ناچیز تالیف کو سیدنا الغوث الاعظم حضور سید محی الدین عبدالقادر الجیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ عظمت پناہ میں پیش کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں۔"(۳)

لقبِ غوث اعظم اور یاسین فادانی مکی :

شیخ محمد یاسین فادانی مکی (متوفی ۱۴۱۰ھ) ایک حدیث کی روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"عن قطب الأقطاب الغوث الأعظم أبي محمد عبد القادر

(۱) صحیفہ غوثیہ شرح قصیدہ غوثیہ، ص ۵۰، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور

(۲) صحیفہ غوثیہ شرح قصیدہ غوثیہ، ص ۴۸، نوریہ رضویہ پبلی کیشنز، لاہور

(۳) تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر، ص ۸، کاظمی پبلی کیشنز، جامعہ اسلامیہ انوار العلوم، ملتان

الجیلانی۔"(۱)

یعنی قطب الاقطاب غوث اعظم ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور احسن العلما مارہروی :

احسن العلما سید مصطفی حیدر حسن قادری مارہروی (متوفی ۱۴۱۶ھ) فرماتے ہیں :

"المدد یا غوث اعظم المدد المدد یا قطب اکرم المدد۔"(۲)

لقبِ غوث اور شیخ محمد مرون :

شیخ محمد مرون (متوفی ۱۴۱۶ھ) لکھتے ہیں :

"وقد فصل هذه المراتب الغوث الجيلي رضي الله عنه ۔"(۳)

یعنی ان مراتب کی تفصیل غوث جیلانی رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد بن احمد منلا رحمۃ اللہ علیہ :

سیدی محمد بن احمد منلا رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"الغوث الأعظم الشيخ سيدي عبدالقادر الجيلاني رضي الله تعالى عنه۔"(۴)

لقبِ غوث اعظم اور عطا محمد بندیالوی :

---

(۱) العجالۃ فی الاحادیث المسلسلۃ، ص ۱۱۳، دار البصائر، دمشق

(۲) یادِ حسن، ص ۳۲۶، دار الاشاعت برکاتی، خانقاہ برکاتیہ، مارہرہ مطہرہ، ایٹہ

(۳) شموس الانوار و معادن الاسرار، ص ۹۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) شرح تسع صلوات للشیخ عبد القادر الجیلانی، ص ۱۰۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

ملک المدرسین علامہ عطا محمد بندیالوی گولڑوی (متوفی ۱۴۱۹ھ) لکھتے ہیں :

''حضرت غوث اعظم السید محی الدین عبدالقادر گیلانی۔''(۱)

لقبِ غوث صمدانی اور میعاد شرف الدین جیلانی :

سید میعاد شرف الدین جیلانی فرماتے ہیں :

"فهذه خمسة عشر مكتوبًا للأستاذ القطب الربانی والغوث الصمدانی السيد الشيخ عبد القادر الجيلانی۔"(۲)

یعنی یہ قطب ربانی غوث صمدانی سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے پندرہ مکتوبات ہیں۔

لقبِ غوث اعظم اور احمد فرید مزیدی :

دور حاضر کے ایک عربی محقق شیخ احمد فرید مزیدی لکھتے ہیں :

"قال الغوث الأعظم عبد القادر الجيلانی۔"(۳)

یعنی غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے کہا۔

لقبِ غوث اعظم اور ڈاکٹر یوسف مرعشلی :

دور حاضر کے ایک اور عربی محقق ڈاکٹر یوسف مرعشلی نے شیخ عبدالرحمن ابوالوفا نقشبندی کے حالات میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لیے دو مرتبہ

---

(۱) سفر نامہ بغداد، ص ۶۴، استاذ العلماء اکیڈمی، خوشاب

(۲) مکاتبات سیدنا عبدالقادر الکیلانی وشرحھا، ص ۳۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) موسوعۃ مصطلحات عبدالکریم الجیلی، ص ۲۷۲، بکس پبلشر، بیروت

''غوث اعظم''تحریر فرمایا ہے۔(۱)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عطاء اللّٰہ گجراتی :

شیخ عطاء اللہ البتلادی الغجراتی لکھتے ہیں :

''الغوث الأعظم قدس الله سره العزیز۔''(۲)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد صالح الضاوی :

دورِ حاضر کے ایک اور عربی محقق شیخ محمد صالح الضاوی لکھتے ہیں :

''الغوث الأعظم سیدی عبد القادر الجیلانی الحنبلی۔''(۳)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ محمد بن عبد اللّٰہ بن حسن حلبی :

دورِ حاضر کے ایک عربی عالم شیخ محمد بن عبد اللہ بن حسن حلبی لکھتے ہیں :

''والغوث الأعظم الشیخ عبد القادر الجیلانی۔''(۴)

لقبِ غوث اعظم اور شیخ عبد المجید بن طٰہ جیلانی رفاعی :

دورِ حاضر کے ایک شیخ عبد المجید بن طٰہ جیلانی رفاعی اپنی کتاب ''إتحاف الأکابر'' میں لکھتے ہیں :

''الإمام القطب الغوث الأعظم سیدی عبد القادر

---

(۱) نثر الجواهر والدرر فی علماء القرن الرابع عشر، ج۱، ص ۶۹۰، دار المعرفة، بیروت

(۲) تلخیص شرح فتوح الغیب، ص ۴۶۸، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) مفاهیم أساسیة فی زیارة القبور والتوسل والاستغاثة والشفاعة والتبرک، رسالة فی شد الرحال إلی قبور الأنبیاء والصالحین، ص ۹۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) نور الأنوار وکنز الأبرار فی ذکر الصلاة علی النبی المختار، فصل فی بیان فضیلة امته... الخ، ص ۱۳۷، دار الکتب العلمیة، بیروت

الجیلانی۔"(۱)

دیگر اولیاے کرام کے لیے لقب "غوث" کا استعمال

اب تک حضور غوث اعظم شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لیے لقبِ غوث، غوث الثقلین اور غوث اعظم وغیرہ کے استعمال پر علماے کرام اور مشائخ عظام کے اقوال و فرمودات پیش کیے گئے۔ اب ذیل میں دیگر اولیاے کرام اور صوفیاے عظام کی ذات کے لیے علماے امت و اکابرینِ ملت کے اقوال اور ان کی کتب کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں۔

امام رفاعی کے لیے لقبِ غوث :

شیخ علی بن حسن بن احمد واسطی شافعی (متوفی ۷۳۳ھ) فرماتے ہیں :

"سمیت هذا الکتاب خلاصة الإکسیر فی نسب سیدنا الغوث الرفاعی الکبیر۔"(۲)

یعنی میں نے اس کتاب کا نام "خلاصۃ الاکسیر فی نسب سیدنا الغوث الرفاعی الکبیر" رکھا۔

شیخ احمد بن محمد وتری شافعی (متوفی ۹۸۰ھ) نے سید احمد کبیر رفاعی رضی اللہ عنہ کو "غوث اعظم" کے لقب سے یاد کیا ہے۔(۳)

سید ابو الھدی صیادی رفاعی (متوفی ۱۳۲۸ھ) نے سید احمد کبیر رفاعی رضی

---

(۱) اِتحاف الاکابر فی سیرۃ و مناقب الامام محی الدین عبد القادر، الفصل الرابع، ص ۲۴۵، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) خلاصۃ الاکسیر فی نسب سیدنا الغوث الرفاعی الکبیر، ص ۱۳، بکس پبلشر، بیروت

(۳) روضۃ الناظرین وخلاصۃ مناقب الصالحین، ص ۱۰۳، بکس پبلشر، بیروت

اللہ عنہ کے متعلق فرمایا :

"الإمام المقدم والغوث الأعظم۔"(۱)

شیخہ زینب بنت علی بن حسین العاملی (متوفی ۱۳۳۲ھ) نے لکھا :

"الغوث الأکبر سید الأولیاء السید أحمد الرفاعی رضی اللہ عنہ۔"(۲)

امام ابوالحسن شاذلی کے لیے لقبِ غوث :

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) لکھتے ہیں :

"القطب الغوث الجامع أبوالحسن علی الشاذلی رضی اله عنہ۔"(۳)

حضرت خواجہ عبیداللہ احرار کے لیے لقبِ غوث :

شیخ تاج الدین نقشبندی (متوفی ۱۰۰۰ھ) نے خواجہ عبیداللہ احرار کو "غوث اعظم" لکھا ہے۔(۴)

محمد امین بن فضل اللہ مجی (متوفی ۱۱۱۱ھ) نے بھی دو مقام پر خواجہ عبیداللہ احرار کو "غوث اعظم" لکھا ہے۔(۵)

امام جزولی کے لیے لقبِ غوث :

شیخ عبدالرحمن بن محمد فاسی (متوفی ۱۰۳۶ھ) نے صاحبِ دلائل الخیرات

---

(۱) تنویر الأبصار فی طبقات السادۃ الرفاعیۃ الأخیار، ص ۱۹، بکس پبلشر، بیروت

(۲) الدر المنثور فی طبقات ربات الخدور، ص ۳۶۸، المطبعۃ الکبری الامیریۃ، بولاق، مصر

(۳) الطبقات الکبری، رقم الترجمۃ ۳۰۹، الشیخ ابوالحسن الشاذلی، ج ۲، ص ۹، مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، القاھرۃ

(۴) مفتاح المعیۃ شرح رسالۃ طریقۃ السادۃ النقشبندیۃ، ص ۵۸، بکس پبکشر، بیروت

(۵) خلاصۃ الأثر فی أعیان القرن الحادی عشر، ج ۱، ص ۴۶۹، ۴۷۰، المطبعۃ الوھبیۃ، القاھرۃ

امام جزولی کے متعلق لکھا :

"والغوث الهمام أبي عبدالله محمد بن سليمان الجزولي۔"(۱)

شیخ ناصرالدین انصاری کے لیے لقبِ غوث:

شیخ محی الدین عبدالقادر بن شیخ عبداللہ العیدروس رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۸ھ) لکھتے ہیں :

"القطب الغوث الفرد الجامع الشيخ ناصر الدين ابن عبدالدائم الانصاري۔"(۲)

شیخ عبداللہ عیدروس کے لیے لقبِ غوث:

ایک مقام پر یوں لکھتے ہیں :

"الشيخ القطب الغوث عبدالله العيدروس أبقاه الله تعالى۔"(۳)

شیخ شمس الدین دمشقی کے لیے لقبِ غوث:

شیخ نجم الدین محمد بن محمد غزی (متوفی ۱۰۶۱ھ) ابوعلی شمس الدین بن عراق دمشقی (متوفی ۹۳۳ھ) کے حالات میں فرماتے ہیں :

"القطب الرباني والغوث الصمداني۔"(۴)

شیخ محمد باعلوی یمنی کے لیے لقبِ غوث :

(۱) الأنوار اللامعات فی الکلام علی دلائل الخیرات، ص ۲۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) النور السافر عن أخبار القرن العاشر، ص ۱۵۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) النور السافر عن أخبار القرن العاشر، ص ۲۱۰، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۴) الکواکب السائرۃ بأعیان المائۃ العاشرۃ، الطبقۃ الأولی، ج ۱، ص ۵۹، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

شیخ عبداللہ بن محمد عیّاشی (متوفی ۱۰۹۰ھ) نے شیخ محمد باعلوی حضرمی یمنی (متوفی ۱۰۷۱ھ) کو ''غوث اعظم'' لکھا ہے۔(۱)

حضرت امام غزالی کے لیے لقبِ غوث :

صاحبِ تاج العروس علامہ مرتضی زبیدی (متوفی ۱۲۰۵ھ) نے امام غزالی (متوفی ۵۰۵ھ) کے متعلق فرمایا :

''الغوث الصمدانی حجۃ الإسلام۔''(۲)

شیخ قاسم بن احمد قرشی کے لیے لقبِ غوث:

شیخ ابوالفضل محمد خلیل بن علی مرادی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۰۶ھ) فرماتے ہیں :

''القطب الغوث الفرد الربانی سیدی قاسم بن أحمد القرشی۔''(۳)

شیخ مراد المرادی کے لیے لقبِ غوث:

ایک دوسرے مقام پر ''شیخ مراد المرادی'' کے سوانح میں لکھتے ہیں :

''الغوث الصمدانی الربانی۔''(۴)

سرکار مجددِ الف ثانی کے لیے لقبِ غوث:

محدث شیخ محسن بن تحیی تیمی نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے

---

(۱) الرحلۃ العیاشیۃ للبقاع الحجازیۃ، ج۱، ص۸۷، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) إتحاف السادۃ المتقین بشرح إحیاء علوم الدین، کتاب التوحید والتوکل، ج۱۲، ص۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر، محمد المز طاری، ج۴، ص۳۳، دار ابن حزم، بیروت

(۴) سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر، مراد المرادی، ج۴، ص۱۲۹، دار ابن حزم، بیروت

بارے میں لکھا :

"قطب الأقطاب فی زمانه والغوث الأعظم فی أوانه۔"(۱)

شیخ محمد بن عبداللہ بن مصطفی خانی خالدی نقشبندی (متوفی ۱۲۷۹ھ) مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

"الغوث الصمدانی مجدد الألف الثانی قدس سرہ۔"(۲)

شیخ ابوالعباس مرسی کے لیے لقبِ غوث :

سید محمد عثمان میرغنی (متوفی ۱۲۶۸ھ) شیخ ابوالعباس مرسی کے بارے میں فرماتے ہیں :

"القطب الربانی والغوث الصمدانی۔"(۳)

امام محی الدین ابن عربی کے لیے لقبِ غوث :

شیخ حسن عدوی حمزاوی (متوفی ۱۳۰۳ھ) سید المکاشفین محی الدین ابن عربی کے بارے میں فرماتے ہیں :

"الغوث الأکبر ابن العربی۔"(۴)

شیخ محمد بہاء الدین نقشبند کے لیے لقبِ غوث :

شیخ محمد امین بن فتح اللہ زادہ کردی شافعی (متوفی ۱۳۳۲ھ) فرماتے ہیں :

"الغوث الأعظم سیدنا الشیخ محمد بهاء الدین

---

(۱) الیانع الجنی من أسانید الشیخ عبد الغنی، ص ۱۲۵، أروقة، أردن

(۲) البھجة السنیة فی آداب الطریقة العلیة الخالدیة النقشبندیة، کتاب الأذکار، ص ۷۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) فیوض البحور المتلاطمة فی شرح الراتب المسمی بالأنوار المتراکمة، ص ۶۴، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۴) النفحات الشاذلیة فی شرح البردة البوصیریة، ج ۳، ص ۵۱۶، دار الکتب العلمیة، بیروت

نقشبند۔"(۱)

حضرت شاہ عبداللہ دہلوی کے لیے لقبِ غوث:

شیخ عبدالرزاق بن حسن بن ابراہیم بیطار میدانی دمشقی (متوفی ۱۳۳۵ھ) نے لکھا ہے:

"الغوث الأعظم حضرة شاه عبدالله الدهلوی قدس سره۔"(۲)

حضرت سید عزالدین احمد صیاد کے لیے لقبِ غوث:

شیخ دمشقی ہی نے ایک اور مقام پر لکھا:

"الغوث الأكبر السيد عزالدين أحمد الصياد۔"(۳)

شیخ عبدالرحمٰن زیات کے لیے لقبِ غوث:

شیخ ابوعلی حسن بن محمد بن قاسم فاسی مغربی (متوفی ۱۳۴۷ھ) نے شیخ عبدالرحمن زیّات کے احوال میں لکھا:

"العارف الربانی والغوث الصمدانی۔"(۴)

امام عبدالغنی نابلسی کے لیے لقبِ غوث:

شیخ ابوالفضل محمد خلیل بن علی مرادی الحسینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۰۶ھ) "علامہ عبدالغنی نابلسی حنفی" کے ترجمہ میں فرماتے ہیں:

---

(۱) ھذیب المواھب السرمدیۃ فی أجلاء السادۃ النقشبندیۃ، ص ۷۳، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

(۲) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، ص ۱۰۱۷، دارصادر، بیروت

(۳) حلیۃ البشر فی تاریخ القرن الثالث عشر، ص ۱۲۴، دارصادر، بیروت

(۴) طبقات الشاذلیۃ الکبری، سیدی عب الرحمن الزیّات، ص ۶۰، دارالکتب العلمیۃ، بیروت

"القطب الربانی والغوث الصمدانی ۔"(۱)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی (متوفی ۱۳۵۰ھ) نے شیخ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی حنفی کے ترجمہ میں لکھا :

"القطب الربانی والغوث الصمدانی ۔"(۲)

حضرت ابراہیم دسوقی کے لیے لقبِ غوث :

معروف محقق شیخ احمد فرید مزیدی نے سیدی ابراہیم دسوقی کے متعلق لکھا :

"القطب الربانی والمحقق الغوث الصمدانی ۔"(۳)

لقب غوث اعظم اور اکابرین دیابنہ

اب تک تو علماے امت اور مشائخ ملت کے اقوال پیش کیے گئے حضور غوث پاک کے لیے لقبِ غوث اعظم کے استعمال پر، اب ذرا اہل حدیث کے گھر کی گواہی بھی دیکھتے چلیے، لیکن رکیے اس سے قبل اہل حدیث کے سگے بھائی فرقہ دیابنہ کے اکابرین کی عبارات ملاحظہ کیجیے جس میں انہوں نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات کو غوث اعظم سے یاد کیا ہے۔

مولوی خرم علی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

مولوی خرم علی کو اہل حدیث مؤرخ ابویحیی خان نوشہروی نے شاہ

---

(۱) سلک الدرر فی أعیان القرن الثانی عشر، الشیخ عبدالغنی النابلسی، ج ۳، ص ۳۷، دار ابن حزم، بیروت

(۲) حزب الاستغاثات بسیّد السادات، رقم الترجمۃ ۱۲۴ الشیخ عبدالغنی النابلسی، ص ۲۰۸، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

(۳) الحجج البینات فی اثبات الکرامات فی الحیاۃ وبعد الممات، القسم الثانی فی الکرامۃ، ص ۲۲۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

عبدالعزیز محدث دہلوی کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔(۱)

مولوی خرم علی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب ''القول الجمیل'' کا ترجمہ بنام ''شفاء العلیل'' کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں :

''مصنف نے انتباہ میں فرمایا کہ کتاب غنیۃ الطالبین اور فتوح الغیب حضرت محی الدین غوث الاعظم کی تصنیف ہے۔''(۲)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو سنی صحیح العقیدہ بزرگ ہیں لیکن دیابنہ بھی ان کو اپنے اکابر میں شمار کرتے ہیں اور نہ صرف دیابنہ بلکہ اہل حدیث بھی ان کو اپنا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔ اس کی ایک جھلک ملاحظہ کریں۔

معروف دیوبندی عالم مولوی اشرف علی تھانوی حاجی امداد اللہ مکی کے متعلق بیان کرتے ہیں :

''مگر وہ شیخ زمانہ کا مجدد تھا امام تھا محقق تھا، معاصرین میں حضرت کے کمالات کی نظیر ملنا مشکل ہے۔''(۳)

خلیل احمد انبیٹھوی حاجی امداد اللہ مکی کے متعلق لکھتے ہیں :

''حجۃ الاصفیاء، تاج الاولیاء زبدۃ المقربین، عمدۃ الواصلین، شمس الحقیقۃ والعرفان، بدر الطریقۃ والاحسان، حجۃ اللہ تعالی البالغۃ، برہان الملۃ المستقیمۃ، مرجع عالم، منبع الفیض الاتم، بحر الحقائق والاسرار، مصدر العلوم والانوار، صاحب المقامات

(۱) تراجم علمائے حدیث ہند، ج ۱، ص ۵۰، مکتبہ اہل حدیث ٹرسٹ، کورٹ روڈ، کراچی

(۲) شفاء العلیل، الفصل الرابع، مشائخ جیلانیہ کے اشغال کا بیان، ص ۷۴، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی

(۳) ملفوظات حکیم الامت، ج ۵، ص ۳۵۶، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

العلیۃ ، ذوالافضال والدرجات الرفیعۃ ، الصدیق الأعظم ، والقطب الأفخم ، وسیدنا الحاج شاہ امداداللہ الفاروقی الچشتی المہاجر فی المکۃ المعظمۃ ۔''(۱)

مسلک اہل حدیث کے ترجمان ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور میں مولوی ندیم صاحب کوموی لائلپور لکھتے ہیں :

''حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی، نواب صدیق حسن خاں صاحب قنوجی، مولانا امداداللہ صاحب مہاجر مکی.......... یہ سب بزرگ آسمان ملت پر دین ہدی کے وہ درخشاں ستارے تھے جنھوں نے اپنی ضوفشانیوں سے فسق وفجور کے گھنے اندھیرے میں انوارِ رحمت کا وہ اجالا کیا کہ اس سے ہزاروں نہیں، لاکھوں بندگانِ الہی نے راہ مستقیم پائی ۔ ہزاروں نے ان سے استفادہ کیا اور سینکڑوں نے ان سے شرفِ تلمذ حاصل کر کے دنیائے علم وادب میں شاندار مقام پایا۔''(۲)

یہی حاجی امداداللہ مہاجر مکی فرماتے ہیں :

''حضرت غوث پاک قدس سرہ کی گیارہویں ۔''(۳)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم پر ایک ابر سایہ ڈالتا تھا۔''(۴)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں :

''غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی ۔''(۵)

---

(۱) براہین قاطعہ، ص ۲۷۵، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

(۲) ہفت روزہ الاعتصام لاہور، ۹ مارچ، ۱۹۵۶ء، ص ۷

(۳) فیصلہ ہفت مسئلہ، ص ۲۳، محکمۂ اوقاف، حکومت پنجاب، لاہور

(۴) شمائم امدادیہ، حصہ دوم، ص ۶۲، کتب خانہ شرف الرشید، شاہ کوٹ، مغربی پاکستان

(۵) کلیات امدادیہ، ضیاء القلوب، ص ۷۵، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی

اشرفعلی تھانوی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا مقام ومرتبہ اہل دیوبند کے یہاں کیا ہے یہ اہل علم اچھی طرح جانتے ہیں۔ دیوبندیوں کے ایک عالم مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں:

''واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاؤں دھوکر پینا نجاتِ اخروی کا سبب ہے۔''(۱)

یہی مولوی اشرفعلی تھانوی ایک مقام پر واقعہ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''ایک روز دو آدمی آپس میں بحث کرتے تھے ایک کہتا تھا کہ حضرت شیخ معین الدین چشتی حضرت غوث اعظم قدس سرہ سے افضل ہیں اور دوسرا حضرت غوث پاک کو شیخ پر فضیلت دیتا تھا، میں نے کہا کہ ہم کو نہ چاہیے کہ بزرگوں کی ایک دوسرے پر فضیلت بیان کریں۔''(۲)

ایک اور مقام پر حاجی امداد اللہ مکی کا فرمان نقل کرتے ہوئے لکھا:

''ایک دن حضرت غوث الاعظم سات اولیاء اللہ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے ناگاہ نظر بصیرت سے ملاحظہ فرمایا کہ ایک جہاز قریب غرق ہونے کے ہے آپ نے ہمت وتوجہ باطنی سے اس کو غرق ہونے سے بچالیا۔''(۳)

اپنی کتاب ''ارواح ثلاثہ'' میں لکھا:

''اور مجھ کو حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی خوشی یاد آ گئی۔''(۴)

---

(۱) تذکرۃ الرشید، جلد اول، ص ۱۱۳، ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم، سہارنپور

(۲) اِمداد المشتاق اِلی اشرف الاخلاق، ص ۴۵، اسلامی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

(۳) اِمداد المشتاق اِلی اشرف الاخلاق، ص ۴۶، اسلامی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

(۴) ارواح ثلاثہ، ص ۱۰۴، حکایت ۸۹، ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم، سہارنپور

اپنے فتاوی میں ایک مقام پر لکھا :

''توضیح احکام شرعیہ بہ نسبت بعض عقائد مبتدعین متعلقہ حضرت غوث الاعظم۔''(۱)

ایک اور مقام پر بیان کیا :

''حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر ایک بزرگ ہیں حضرت سیدنا احمد کبیر رفاعی یہ بہت بڑے اولیاء کبار میں سے ہیں مگر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک شخص مرید ہونے آیا فرمایا کہ بھائی تیری پیشانی سے شقاوت نمایاں ہے تجھ کو کیا مرید کروں۔''(۲)

اپنی کتاب تعلیم الدین'' میں لکھتے ہیں :

''روزے در مجلس جناب ارشاد مآب قبلۂ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ وارضاہ مذکور شد۔''(۳)

یعنی ایک دن قبلۂ کونین غوث الثقلین شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی مجلس میں ذکر کیا گیا۔

مولوی اشرف علی تھانوی کے ارشادات وافادات کو ''شریعت وطریقت'' کے نام سے مولوی محمد دین چشتی نے ترتیب دیا ہے، اس کتاب میں سلسلۂ طریقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اول خانوادہ قادریہ غوثیہ منسوب بہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر

---

(۱) امداد الفتاوی، کتاب العقائد والکلام، ج ۶، ص ۶۸، مکتبہ دار العلوم، کراچی

(۲) ملفوظات حکیم الامت، ج ۱، ص ۶۳، ۶۴، ملفوظ ۹۴، ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان

(۳) تعلیم الدین، ص ۱۵۵، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ۔''(۱)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''یہ قطب ربانی، غوث صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی وصیتیں ہیں جو آپ نے اپنے صاحبزادہ کو فرمائیں۔''(۲)

مولوی قاسم علی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

فتاوی رشیدیہ میں مولوی قاسم علی نے ایک فتوی میں لکھا :

''شان حضرت غوث الاعظم قدس سرہ۔''(۳)

نیز اسی فتوی میں لکھا :

''کرامات حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ۔''(۴)

مولوی خلیل انبیٹھوی اور لقبِ غوث الثقلین کا استعمال :

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے حضور غوث پاک کو غوث سے یاد کرتے ہوئے لکھا :

''حضرت غوث الثقلین اور خواجہ بہاء الدین نقشبند کی روحیں ان کی طرف متوجہ ہوگئیں۔''(۵)

مولوی حسین احمد ٹانڈوی اور لقبِ غوث الثقلین کا استعمال :

مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرس دار العلوم دیوبند نے لکھا :

---

(۱) شریعت وطریقت، ص ۳۵۶، مکتبۃ الحق، ماڈرن ڈیری، جوگیشوری، ممبئی

(۲) شریعت وطریقت، ص ۴۳۲، مکتبۃ الحق، ماڈرن ڈیری، جوگیشوری، ممبئی

(۳) فتاوی رشیدیہ، کتاب الایمان، ص ۱۹۰، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

(۴) فتاوی رشیدیہ، کتاب الایمان، ص ۱۹۱، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

(۵) براہین قاطعہ، ص ۹۵، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

''حضرت امام اعظم وامام مالک وامام شافعی وامام محمد وحضرت جنید وحضرت غوث الثقلین وغیرہ وغیرہ۔''(۱)

یہی مولوی حسین احمد اپنی خودنوشت سوانح ''نقش حیات'' میں لکھتے ہیں :

''وہابیہ ائمہ طریقت حضرت جنید بغدادی ،سری سقطی ،ابراہیم بن ادہم،شبلی،عبدالواحد بن زید،خواجہ بہاء الدین نقشبند،خواجہ معین الدین چشتی،غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی ،شیخ شہاب الدین سہروردی ،شیخ اکبر ابن عربی شیخ عبدالوہاب شعرانی وغیرہ قدس اللہ اسرارہم اجمعین کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کے کلمات کہتے ہیں۔''(۲)

مولوی مسیح اللہ دیوبندی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

اشرف علی تھانوی کے خلیفۂ ارشد شاہ مسیح اللہ دیوبندی اپنی کتاب ''شریعت وتصوف'' میں چودہ خانوادوں اوران کی شاخوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

''اول خانوادۂ قادریہ غوثیہ منسوب بحضرت غوث الاعظم۔''(۳)

مولوی اللہ یار خان اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دیوبندیوں کے ایک عالم اللہ یار خان نقشبندی اپنی کتاب ''دلائل السلوک'' میں لکھتے ہیں :

---

(۱) الشہاب الثاقب،ص ۲۰۶ ،ادارہ تحقیقات اہل سنت ،بلال پارک ،بیگم پورہ ،لاہور

(۲) نقش حیات ،ج ۱،ص ۱۲۵ ،دارالاشاعت ،اردو بازار ،کراچی

(۳) شریعت وتصوف ،ص ۳۶۵ ،ادارہ تالیفات اشرفیہ ،ملتان

''غوث اعظم حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔''(۱)

مولوی شفیع دیوبندی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دیوبندیوں کے مفتی اعظم شفیع دیوبندی لکھتے ہیں :

''اور حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر غنیۃ الطالبین میں تحریر فرماتے ہیں۔''(۲)

مولوی یوسف لدھیانوی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

معروف دیوبندی عالم مولوی یوسف لدھیانوی نے لکھا :

''جن لوگوں نے حضرت غوث اعظم کی غنیۃ الطالبین اور آپ کے مواعظ شریفہ (فتوح الغیب) وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے۔''(۳)

مولوی احمد علی لاہوری اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دیوبندیوں کے شیخ التفسیر مولوی احمد علی لاہوری کا بیان ہے :

''میرے بزرگوں کے ہاں ہر شب مجلس ذکر منعقد ہوتی تھی۔ اور ہم اس میں گیارہ مرتبہ قل شریف پڑھ کر حضرت غوث الاعظم کی روح کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔''(۴)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

معروف دیوبندی عالم عاشق الٰہی میرٹھی نے شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ

---

(۱) دلائل السلوک، باب ۱۷، ص ۲۳۱، ادارہ تالیفات اویسیہ، مرشد آباد، میانوالی

(۲) ختم نبوت، حصہ سوم، ص ۳۳۱، ادارۃ المعارف، کراچی

(۳) اختلاف امت اور صراط مستقیم، ص ۱۵۴، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

(۴) ہفت روزہ خدام الدین لاہور، ۱۷ فروری، ۱۹۶۱ء، ص ۸

تعالیٰ عنہ کے مواعظ وارشادات کا اردو ترجمہ بنام ’’مواعظ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی‘‘ کیا ہے۔اس کے مقدمہ میں لکھتے ہیں :

’’پس حضرت غوث الاعظم نسبتاً حسنی و حسینی سیّد ہیں۔‘‘(۱)

مولوی عبد الماجد دریابادی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

معروف دیوبندی عالم عبد الماجد دریابادی اپنی خود نوشت سوانح ’’آپ بیتی‘‘ میں لکھتے ہیں :

’’کم سنی ہی میں بزرگوں کے ملفوظات اور مناقب غوث اعظم اور بڑی گیارہویں قسم کی کتابیں خاصی پڑھ ڈالی تھیں،غوث اعظم سے عقیدت تو خیر،ان کے نام کی ہیبت اوران سے دہشت دل میں بیٹھ گئی تھی۔‘‘(۲)

مولوی ابوالحسن علی ندوی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

معروف دیوبندی عالم ابوالحسن علی میاں ندوی کے مشوروں اور ہدایات کو محمود حسن حسنی ندوی نے ’’سلاسل اربعہ‘‘ کے نام سے جمع کیا ہے،اس میں لکھتے ہیں :

’’شیخ المشائخ،غوث اعظم،پیرانِ پیر،امام الطریقۃ،شیخ شیوخ الطریقۃ والشریعۃ حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی بغدادی۔‘‘(۳)

ایک مقام پر حاشیہ میں محمود حسن ندوی نے لکھا :

’’حضرت غوث اعظم سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی۔‘‘(۴)

---

(۱) مواعظ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ،ص ۱۹،ادارۃ المعارف،کراچی

(۲) آپ بیتی،باب ۳۴،ص ۲۶۵ مجلس نشریات اسلام،ناظم آباد،کراچی

(۳) سلاسل اربعہ،ص ۲۰،سید احمد شہید اکیڈمی،تکیہ کلاں،رائے بریلی

(۴) سلاسل اربعہ،ص ۱۷،سید احمد شہید اکیڈمی،تکیہ کلاں،رائے بریلی

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

اشرف علی تھانوی کے سیرت نگار عبدالرحمن خان دیوبندی نے لکھا :

''حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی ۔''(۱)

مولوی ابوالحسن اعظمی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دارالعلوم دیوبند کے مدرس مولوی ابوالحسن اعظمی نے لکھا :

''حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فی البدیہہ جواب دیا۔''(۲)

مولوی احتشام الحق کاندھلوی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

مولوی احتشام الحق کاندھلوی دیوبندی نے ''غوث اعظم'' کے نام سے مستقل کتاب لکھی اور اس میں شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا نام اس طرح لکھا :

''غوث اعظم امام ربانی قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز۔''(۳)

کپتان واحد بخش اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دورِ حاضر کے ایک معروف دیوبندی مترجم کپتان واحد بخش سیال چشتی نے شیخ عبدالرحمن چشتی کی کتاب ''مرآۃ الاسرار'' کا اردو میں ترجمہ کیا ہے، اس کے مقدمہ میں لکھتے ہیں :

''حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اپنے الہامات جمع

---

(۱) سیرت اشرف، ج ۲، ص ۵۲، ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوھڑ گیٹ، ملتان

(۲) حضرت تھانوی کے پسندیدہ واقعات، ص ۶۱، توصیف پبلی کیشنز، اردو بازار، لاہور

(۳) غوث اعظم، ص ۸، ادارہ اسلامیات، لاہور

کیے ہیں۔''(۱)

ایک اور کتاب ''روحانیت اسلام'' میں لکھتے ہیں :

''اب ہم حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ کے شواہدات زیارت قبور اور فیوض و برکات قبور کے متعلق بیان کرتے ہیں۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''غوث الاعظم حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی۔''(۳)

اس کے علاوہ ''روحانیت اسلام'' میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کے لیے ''غوث اعظم'' کا لقب استعمال کیا گیا ہے۔

مولوی ظفیر الدین دیوبندی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

دار العلوم دیوبند کے مفتی اوّل عزیز الرحمن عثمانی کے افادات کو ظفیر الدین دیوبندی نے ''فتاوی دار العلوم دیوبند'' کے نام سے مرتب کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں :

''غوث اعظم سے امداد طلب کرنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں۔''(۴)

مولوی عبد الرحمٰن قاسمی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے رسائل کو دیوبندی عالم مفتی عبد الرحمن

(۱) مرآۃ الاسرار، مترجم، مقدمہ، ص ۳۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، گنج بخش روڈ، لاہور

(۲) روحانیت اسلام، ص ۲۶۸، بزم اتحاد المسلمین، لاہور

(۳) روحانیت اسلام، ص ۳۲۳، بزم اتحاد المسلمین، لاہور

(۴) فتاوی دار العلوم دیوبند، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، ج ۳، ص ۲۰۴، دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی

قاسمی (چیئرمین شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ) نے تحقیق و تعلیق و ترتیب کے ساتھ شائع کیا ہے، اس میں لکھا :

''حضرت غوث اعظم قدس سرہ نے اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں اوراد ونوافل وطاعات کا ایک طریقہ تلقین فرمایا ہے۔''(۱)

ایک اور مقام پر لکھا :

''یا یہ فیض حضرت غوث اعظم کی نسبت سے ملا۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھا ہے :

''حضرت غوث اعظم ''نسبت اویسی'' رکھتے ہیں۔''(۳)

ایک اور مقام پر لکھا ہے :

''حضرت غوث الاعظم کا جبہ تبرکا مجھ تک پہنچا ہے۔''(۴)

ایک اور مقام پر لکھا ہے :

''پہلے حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ پہلے پچھلے سب کی فاتحہ دے۔''(۵)

مولوی عابد الرحمن کاندھلوی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

مولوی عابد الرحمن صدیقی کاندھلوی دیوبندی نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

---

(۱) مجموعۂ رسائل امام شاہ ولی اللہ، ہمعات، جلد اول، ص ۷۴، شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

(۲) مجموعۂ رسائل امام شاہ ولی اللہ، ہمعات، جلد اول، ص ۹۱، شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

(۳) مجموعۂ رسائل امام شاہ ولی اللہ، ہمعات، جلد اول، ص ۱۱۸، شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

(۴) مجموعۂ رسائل امام شاہ ولی اللہ، انفاس العارفین، جلد سوم، ص ۱۹۴، شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

(۵) مجموعۂ رسائل امام شاہ ولی اللہ، انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ، جلد ششم، ص ۲۳۶، شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ، نئی دہلی

کی کتاب ''الخیر الکثیر'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، اس میں لکھتے ہیں :

''چنانچہ اصحاب طریقت میں سے غوث اعظم، شیخ سہروردی، شیخ نجم الدین کبری، شیخ بہاء الحق والدین بلکہ شیخ ہروی مخدوم علی مہائمی اور مولانا جامی اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔''(۱)

مولوی نسیم احمد فریدی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

معروف دیوبندی عالم نسیم احمد فریدی امروہوی لکھتے ہیں :

''ان چار بزرگوں سے عالم ظاہری میں بیعت ہونے کے علاوہ عالم باطنی یعنی خواب میں حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی سے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیعت ہوئے۔''(۲)

مولوی طالب الہاشمی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

دیوبندی عالم طالب الہاشمی نے ''تذکرۂ غوث اعظم'' کے نام سے مستقل ایک کتاب لکھی ہے، اس میں لکھتے ہیں :

''غوث اعظم سیدنا محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی۔''(۳)

اس کے علاوہ اس کتاب میں متعدد مقامات پر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو ''غوث اعظم'' کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

مولوی اقبال قریشی اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال:

---

(۱) الخیر الکثیر ،مترجم،ص ۱۸۶، قرآن محل، مقابل مولوی مسافر خانہ، کراچی

(۲) مقالات فریدی، جلد اول، ص ۲۶، ادارۂ ادبیات دلی، صدر بازار، دہلی

(۳) تذکرۂ سیدنا غوث اعظم، ص ۲۴، شعاع ادب چوک، انارکلی، لاہور

مولوی اقبال قریشی دیوبندی حاجی امداد اللہ مکی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

”وہاں کوئی بزرگ بھی تھے، غالباً حضرت غوث اعظم ہی تھے۔“(۱)

مولوی روح اللہ نقشبندی غفوری اور لقبِ غوث اعظم کا استعمال :

مولوی روح اللہ نقشبندی غفوری دیوبندی لکھتے ہیں :

”حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے۔“(۲)

ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی اور لقبِ غوث الثقلین کا استعمال :

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی کتاب ”زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین“ کا اردو ترجمہ وتشریح دور حاضر کے ایک دیوبندی عالم ڈاکٹر عبد الحلیم چشتی نے کیا ہے جو دار العلوم دیوبند سے ۱۹۴۹ء کے فاضل ہیں۔ وہ اس کتاب میں لکھتے ہیں :

”وہ باتیں جو حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ سے اپنے مقام اور دوسرے مشائخ طریقت رحمھم اللہ پر اپنی برتری وفضیلت کے متعلق منقول ہیں۔“(۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

”یہیں سے بغداد حضرت غوث الثقلین کی زیارت کے لئے سفر کروں گا۔“(۴)

---

(۱) معارف امدادیہ، ص ۸۱، مکتبہ رشیدیہ لمیٹیڈ، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

(۲) عاشقانِ رسول کو خواب میں زیارت نبی صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۹۳، مکتبہ عمر فاروق، شاہ فیصل کالونی، کراچی

(۳) زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، ص ۱۵۲، الرحیم اکیڈمی، لیاقت آباد، کراچی

(۴) زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، ص ۲۳۴، الرحیم اکیڈمی، لیاقت آباد، کراچی

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''جہاں کے پیر، جن وانس کے غوث، شیخ زمین وآسمان محی الدین ابومحمد عبد القادر حسنی جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت کی ہے۔''(۱)

دیوبندی مولویوں کا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کے لیے غوث کا استعمال

اہل حدیث کے بڑے بھائی دیابنہ نے جہاں حضور غوث پاک کے لیے غوث اعظم وغیرہ کے القاب لکھے ہیں جیسا کہ درج بالا حوالہ جات سے واضح وثابت ہے وہیں ان دیوبندیوں نے خود اپنے اکابرین اور دیگر اولیاے کرام کے لیے بھی لفظ غوث لکھا ہے۔ درج ذیل عبارات ملاحظہ کیجیے۔

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری کی ذات پر لفظ غوث کا اطلاق:

سید اصغر حسین محدث دارالعلوم دیوبند جنہیں دیوبندی مکتبہ فکر کے علما میں ممتاز مقام حاصل ہے، یہ شیخ محمود الحسن دیوبندی کا شجرۂ طریقت لکھتے ہوئے معین الملت والدین حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

''بمعین دین اللہ صاحب سرہ غوث الوری وبسیدی عثمان۔''(۲)

اس شعر میں سید اصغر حسین نے خواجہ معین الدین چشتی کو ''غوث الوری'' کے لقب سے یاد کیا ہے۔

(۱) زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، ص ۴۰، الرحیم اکیڈمی، لیاقت آباد، کراچی

(۲) حیات شیخ الہند، ص ۲۶۰، ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی ذات پر لفظ غوث کا اطلاق:

اسی شجرہ میں حاجی امداد اللہ مکی کے بارے میں لکھتے ہیں :

"فبمرشدی غوث الوری شمس الضحی مقدام أهل العشق والایمان

الشیخ امداد الله القطب العلی الجاه ذی التمکین والعرفان ۔"(۱)

ان اشعار میں سید اصغر حسین نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کو "غوث الوری" کہا ہے۔

اشرف علی تھانوی "امداد المشتاق" میں ایک مقام پر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا تعارف یوں بیان کرتے ہیں :

"غوث الکاملین غیاث الطالبین ۔"(۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی کے لیے لفظ غوث کا اطلاق:

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اپنے پیر رشید احمد گنگوہی کے بارے میں ایک شعر میں کہا :

"قطب عالم غوثِ دوراں بے مثال گنج عرفاں نور ایقاں خوش خصال ۔"(۳)

دیوبندیوں کے شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی نے اپنے پیر مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرنے کے بعد مرثیہ لکھا جس میں رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھا :

---

(۱) حیات شیخ الہند، ص ۲۵۹، ادارہ اسلامیات، انارکلی، لاہور

(۲) امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق، ص ۱۸، ۱۹، اسلامی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

(۳) تذکرۃ الخلیل، ص ۲۷، مکتبۃ الشیخ، بہادر آباد، کراچی

”جنید وشبلی وثانی ابومسعود انصاری رشید ملت ودیں غوث اعظم قطب ربانی۔“(۱)

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی نے اپنے پیر رشید احمد گنگوہی کے بارے میں لکھا :

”قطب العالم قدوۃ العلماء غوث الاعظم۔“(۲)

امام نماز شاہ کے لیے لفظ غوث کا اطلاق:

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے ایک بزرگ کا نام لیتے ہوئے لکھتا ہے :

”قطب الاقطاب غوث العالمین رفیع الدین فاروقی عرف امام نماز شاہ۔“(۳)

حاجی دوست محمد کے لیے لفظ غوث کا اطلاق:

رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مولوی حسین علی نے اپنے استاذ حاجی دوست محمد کے بارے میں لکھا :

”قطب الواصلین وغوث الکاملین قدوۃ الأبرار۔“(۴)

شاہ عبدالرحیم کے لیے لفظ غوث کا اطلاق:

مولوی قاسم نانوتوی نے شاہ عبدالرحیم کے بارے میں لکھا :

”بآں شاہ شہیداں حاج حرمین شہ عبدالرحیم غوث دارین۔“(۵)

سلطان عبدالحمید کے لیے لفظ غوث کا اطلاق:

---

(۱) مرثیہ گنگوہی، ص ۴، کتب خانہ اعزازیہ، دیوبند

(۲) تذکرۃ الرشید، ج ۱، ص ۲، ناظم کتب خانہ اشاعت العلوم، سہارنپور

(۳) امداد امشتاق اِلی اشرف الأخلاق، ص ۸، اسلامی کتب خانہ، اردو بازار، لاہور

(۴) بلغۃ الحیر ان فی ربط آیات الفرقان، ص ۴، مکتبہ اخوت، اردو بازار، لاہور

(۵) قصائد قاسمی، ص ۲۳، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے سلطان عبد الحمید کے متعلق لکھا :

"غوث الوری خادم الحرمین معتصم۔"(۱)

ایک اور مقام پر سلطان عبد الحمید کے متعلق لکھا :

"إذا أنت عون الحق غوث الخلق والرکن الشدید۔"(۲)

لقب غوث اعظم اور اہل حدیث

اہل حدیث کے افرادِ خاندان یعنی دیابنہ کی گواہیاں اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ غیر اللہ کو غوث بولنا نہ صرف جائز و درست ہے بلکہ اس کا استعمال بھی غیر اللہ خصوصاً حضور غوث اعظم شاہ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے لیے کیا گیا ہے۔ لیکن اب لقبِ غوث کا غیر اللہ کے لیے استعمال پر مزید دلائل خود اہل حدیث لوگوں کی زبانی ملاحظہ فرمائیے تاکہ مسئلہ بالکل واضح ہو جائے کہ اہل حدیث کے گفتن، کردن اور نوشتن میں کتنا فرق ہے۔

ابن تیمیہ اور لقبِ غوث:

نام نہاد اہل حدیث کے سرخیل ابن تیمیہ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں :

"قال المصنفون فی أسماء اللہ تعالی یجب علی کل مکلف أن یعلم أن لا غیاث ولا مغیث علی الإطلاق إلا اللہ تعالی و أن کل غوث فمن عندہ و إن کان جعل ذلك علی ید غیرہ فالحقیقۃ لہ

---

(۱) قصائد قاسمی، ص ۲۲، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی

(۲) قصائد قاسمی، ص ۱۳، کتب خانہ رشیدیہ، دہلی

سبحانہ و تعالی ولغیرہ مجازا۔"(۱)

یعنی مصنفین نے اسمائے الٰہیہ کے بارے میں فرمایا : ہر مکلف پر اس بات کا جاننا واجب ہے کہ علی الاطلاق اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی غیاث ہے اور نہ کوئی مغیث، اور ہر (غوث) مدد اسی کی بارگاہ سے ہے اگرچہ غیر اللہ کے دست سے ہو۔ لہذا اللہ تعالیٰ حقیقی غوث ہے اور غیر اللہ کے لیے مجازاً (اس کا استعمال ہے)۔

قارئین غور کیجیے نام نہاد اہل حدیث کے امام مطلق ابن تیمیہ چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں کہ حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہے جب کہ غیر اللہ مجازی مددگار ہیں اور ہم اہل سنت اسی کے قائل اور اسی پر قائم ہیں۔ اگر اب بھی غیر اللہ کو غوث ماننے سے نام نہاد اہل حدیث کے نزدیک اہل سنت کافر و مشرک ہیں تو پہلے اپنے امام مطلق ابن تیمیہ پر فتویٰ لگائیں۔

اسماعیل دہلوی اور لقبِ غوث اعظم :

نام نہاد اہل حدیث کے امام اسماعیل دہلوی نے حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم سے یاد کیا ہے چناں چہ صراط مستقیم میں وہ لکھتے ہیں :

"ونیاز حضرت غوث الاعظم باولاد و امجاد ایشاں حوالہ نمایند۔" (۲)

یعنی حضرت غوث اعظم کی نیاز ان کی اولاد و امجاد کے حوالہ کرتے۔

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"اولیائے عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ بزرگ۔" (۳)

---

(۱) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ، ج۱، ص ۱۱۰، ۱۱۱، وزارۃ الشئون الاسلامیۃ والاوقاف والدعوۃ والارشاد، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

(۲) صراط مستقیم، فارسی، ص ۵۶، المکتبۃ السّلفیہ، لاہور

(۳) صراط مستقیم، فارسی، تکملہ در بیان سلوک ثانی راہ ولایت، ص ۱۳۲، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور

یعنی اولیاے عظام جیسے حضرت غوث اعظم اور حضرت خواجہ بزرگ۔

مزید ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

"شخصیکہ درطریقہ قادریہ قصد بیعت می کند البتہ اورا درجناب غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم می رسد۔"(۱)

یعنی ایک شخص نے قادری طریقے میں بیعت کا ارادہ کیا یقیناً اس کو جناب غوث الاعظم میں بہت گہرا اعتقاد تھا۔

اسی میں اپنے پیر کا حال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین وجناب حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشاں گردیدہ۔"(۲)

یعنی حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند کی ارواح مبارکہ ان کے حال پر متوجہ تھیں۔

یہی اسماعیل دہلوی کتاب "مجموعہ زبدۃ النصائح" میں لکھتے ہیں :

"اگر شخصے بزے را خانہ پرورکند تا گوشت اوخوب شود واوراذبح کردہ وپختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ خواندہ بخورانند خللے نیست۔"(۳)

یعنی اگر کوئی شخص کوئی بکرا گھر میں پالے تا کہ اس کا گوشت اچھا ہو جائے اور اس کو ذبح کر کے پکا کر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو کوئی خلل نہیں۔

---

(۱) صراط مستقیم، فارسی، باب چہارم در بیان طریق سلوک راہ نبوت، ص ۱۴۷، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور

(۲) صراط مستقیم، فارسی، خاتمہ، ص ۱۶۶، المکتبۃ السلفیۃ، لاہور

(۳) زبدۃ النصائح فی أحکام الذبائح، ص ۱۰۵، مطبع محمدی، کانپور

اگر اللہ کے علاوہ کسی کو غوث ،غوث اعظم ،غوث الثقلین وغیرہ کہنا شرک ہے تو اسماعیل دہلوی پر کیا فتوی لگے گا؟

نذیر حسین دہلوی اور لقبِ غوث اعظم:

نام نہاد اہل حدیث کے شیخ الکل نذیر حسین دہلوی لکھتے ہیں :

''قبر غوث الاعظم۔''(۱)

نذیر حسین دہلوی نے شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو غوث اعظم لکھا، نذیر حسین دہلوی مشرک ہوا یا نہیں؟

نواب صدیق حسن قنوجی اور لقبِ غوث اعظم :

نواب صدیق حسن خان کے متعلق اہل حدیث کے معروف عالم ثناء اللہ امرتسری کے فتاوی میں درج ذیل حقیقت پڑھیں۔

''سوال :اکثر حنفی لوگ کہتے ہیں کہ مولانا نذیر حسین ،شاہ اسماعیل شہید، نواب صدیق حسن خان حنفی تھے، کیا یہ حق ہے؟

جواب : یہ تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔''(۲)

غیر مقلد عالم مولوی عبدالرشید عراقی نواب صدیق حسن خان کے متعلق لکھتے ہیں :

''آپ بیک وقت مفسر ،محدث ،فقیہ،مؤرخ ،اور عربی اور اردو کے بلند پایہ ادیب تھے۔تمام علوم اسلامیہ میں ان کو مکمل دستگاہ حاصل تھی۔دوسرے معنی میں آپ علوم اسلامیہ کا بحر ذخّار تھے۔ان کے علمی تبحر اور تمام علوم میں ان کی ژرف نگاہی

---

(۱) فتاوی نذیریہ، ج ۱،ص ۱۱۳ ،اہل حدیث اکادمی،کشمیری بازار، لاہور

(۲) فتاوی ثنائیہ، باب اول عقائد و مہمات دین، جلد اول،ص ۳۸۴ ،ادارہ ترجمان السنۃ، لاہور

کا اندازہ ان کی تصانیف سے ہوتا ہے۔''(۱)

یہی نواب صدیق حسن خان قنوجی لکھتے ہیں :

"ورفعة مكانه وقوة مذهبه واجتهاده أن الغوث الأعظم والقطب الأفخم الشيخ عبدالقادر الجيلاني رضي الله عنه حامل مذهبه۔"(۲)

یعنی آپ (امام احمد بن حنبل) کے بلند مقام اور آپ کے مذہب کی قوت واجتہاد کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ غوث اعظم، قطب افخم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ آپ کے مذہب کے پیروکار ہیں۔

اگر اللہ کے علاوہ کسی کو غوث اعظم کہنا شرک ہے تو نواب صدیق حسن خان قنوجی پر مشرک ہونے کا فتوی لگے گا یا نہیں؟

ثناء اللہ امرتسری اور لقبِ غوث :

نام نہاد اہل حدیث کے معروف عالم مولوی ثناء اللہ امرتسری شعر نقل کرتے ہیں :

''وہ بھی اسی در کا گدا تھا   گو غوث وامام ومقتدا تھا۔''(۳)

اس شعر میں صاف طور پر یہ کہا جارہا ہے کہ جو بھی ائمہ اور غوث امت میں ہوئے وہ سب نبی کریم ﷺ کے در کے فقیر تھے۔

اگر اللہ کے علاوہ کوئی غوث نہیں تو ثناء اللہ امرتسری پر شرک کا فتوی لگے گا

---

(۱) تذکرۃ النبلاء فی تراجم العلماء، ص ۳۱۹، بیت الحکمت، لاہور

(۲) الحطة فی ذکر الصحاح الستة، ص ۲۶۰، دار الکتب العلمیة، بیروت

(۳) اھل حدیث کا مذہب، ص ۱۰۱، دار الکتب السلفیة، شیش محل روڈ، لاہور

یا نہیں؟

عنایت اللہ اثری اور لقبِ غوث اعظم :

نام نہاد اہل حدیث کا ایک عالم مولوی عنایت اللہ اثری لکھتا ہے :

''حضرت غوث الاعظم نے حضرت علی بن محمد سے فرمایا۔''(۱)

مولوی عنایت اللہ اثری کے لیے کیا حکم ہوگا؟

عبدالرحمن کیلانی اور لقبِ غوث اعظم :

غیر مقلدین کے ایک عالم عبد الرحمن کیلانی اپنی کتاب ''شریعت وطریقت''میں لکھتے ہیں :

''پہلی روایت غوث اعظم کو قاسم ولایت تسلیم کرتی ہے۔''(۲)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

''کیونکہ یہ غوث اعظم سے بہت پہلے کے ہیں۔''(۳)

پروفیسر نور محمد چودھری اور لقبِ غوث اعظم :

نام نہاد اہل حدیث کے ایک عالم پروفیسر نور محمد چودھری اپنی کتاب ''حقیقت رسم گیارہویں''میں لکھتے ہیں :

''اور غوث اعظم جو قرآن وسنت کے کلی طور پر پیروکار تھے۔''(۴)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں :

---

(۱) عیون زمزم فی میلاد عیسی بن مریم، ص ۱۱۶، مکتبۃ الاثریۃ، جناح سٹریٹ، گجرات

(۲) شریعت وطریقت، ص ۱۷۵، مکتبۃ السلام، وسن پورہ، لاہور

(۳) شریعت وطریقت، ص ۱۷۱، مکتبۃ السلام، وسن پورہ، لاہور

(۴) حقیقت رسم گیارہویں، ص ۵۸، فیض اللہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

''غوث الاعظم کی طرف منسوب شدہ قصائد۔''(۱)

ڈاکٹر منیر زبیر سلفی اور لقبِ غوث اعظم :

اہل حدیث کے ایک عالم ڈاکٹر منیر زبیر سلفی نے اہل حدیث عالم شیخ احمد دہلوی کی کتاب ''تعیین الفرقۃ الناجیۃ'' کا اردو ترجمہ بنام ''تاریخ اہل حدیث'' کیا ہے۔اس میں لکھتے ہیں :

''شیخ عبدالقادر جیلانی جن کا لقب غوث الاعظم اور بڑے پیر بھی ہے۔''(۲)

ڈاکٹر مسعودالدین عثمانی اور لقبِ غوث اعظم :

جماعت المسلمین کے سرکردہ ڈاکٹر مسعودالدین عثمانی لکھتے ہیں :

''شیخ عبدالقادر جیلانی المعروف بغوث الاعظم کا دوسرا ارشاد۔''(۳)

حافظ مبشر حسین لاہوری اور لقبِ غوث اعظم :

شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' کا اردو ترجمہ دورحاضر کے ایک اہل حدیث عالم حافظ مبشر حسین لاہوری نے کیا ہے۔اس میں لکھتے ہیں :

''تاریخ اسلام کے معروف ترین روحانی پیشوا اور عظیم صوفی ، جو عرف عام میں غوث اعظم اور پیر پیراں کے نام سے مشہور ہیں۔''(۴)

مذکورہ دلائل کی روشنی میں یہ بات نصف النہار سے زیادہ روشن ہوگئی کہ شیخ

(۱) حقیقت رسم گیارہویں، ص ۲۰۰، فیض اللہ اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

(۲) تاریخ اہل حدیث، ص ۴۲، اسلامی اکادمی، اردو بازار، لاہور

(۳) دین تصوف، ایمان خالص، ص ۱۵۷، حارث پبلی کیشنز، کراچی

(۴) غنیۃ الطالبین، مترجم، ص ۴۱، نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی عنہ کو ''غوث اعظم'' کہنا جائز اور درست ہے۔ اسے شرک اور حرام کہنے والے تعصب کا شکار ہیں۔ اہل حدیث اور دیابنہ کے اکابر سے بھی یہ بات ثابت ہے مگر چونکہ یہ بات ان کے جماعتی نقطہ نظر کے خلاف ہے اس لیے وہ اسے قبول نہیں کرتے۔ اللہ رب العزت ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مؤلف کی دیگر مطبوعہ کتابیں

(۱) راہِ ہدایت کے درخشاں ستارے (ترجمہ)

الصحابۃ نجوم الاھتداء :مصنف : تاج الشریعہ مفتی

اختر رضا خان قادری ازہری نور اللہ مرقدہ۔

(۲) امام اعظم کی محدثانہ بصیرت۔

(۳) اربعینِ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہ۔

﴿ برائے ایصال ثواب ﴾

❁ مرحوم سید حبیب اللہ صاحب

❁ مرحومہ سیدہ رشیدہ بریدہ صاحبہ

(والدین عالی جناب سید نصیف قادری)

❁ وجملہ امّت مسلمہ

Design by : Adnan Graphics Delhi, 7011750164